



جانوروں کی دنیا

مصنفین : کرنل اے۔ڈیوڈ
: شو کمار







جانوروں کی دنیا

مصنفین : کرنل اے۔ڈیوڈ

: شِو کمار

مترجم : انیس اعظمی

مصوّر : تپس گوہا



چلڈرن بک ٹرسٹ ☆ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ☆ بچّوں کا ادبی ٹرسٹ

پہلا انگریزی ایڈیشن : 1973

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ 2001

تعداد اشاعت : 3000

قیمت : 55.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.

فہرست

بڑی بلّیاں

ببر شیر

پرانے زمانے سے لوگوں نے ببر شیر کو زبردست جانور تسلیم کیا ہے۔ ببر شیر دیکھنے میں پُر وقار اور طاقتور نظر آتا ہے اور اسے جنگل کے جانوروں کا راجہ کہا جاتا ہے۔ ببر شیر نے ہر دور میں لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ دنیا کے ادب اور فنون لطیفہ میں اس کا اہم مقام ہے۔

بہت پہلے ببر شیر ہندوستان میں ہر جگہ پائے جاتے تھے۔ اب یہ کاٹھیاواڑ کے گِر جنگل میں محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہاں بھی ان کی تعداد میں کمی آئی ہے۔

گِر جنگل میں ببر شیروں کے تحفظ کے لیے شکار پر مکمل پابندی ہے۔ ہندوستان کے مختلف جنگلات میں پائے جانے والے شیروں کا کیا ہوا؟ شیروں کی تعداد میں کمی کی کئی وجوہات ہیں۔ سب سے بڑی وجہ شیروں کا بے تحاشا شکار ہے۔ جنگل میں ببر شیروں کا تعقب کرنا اور انہیں مارنا ایک زمانے تک کھیل تسلیم کیا جاتا تھا اور کچھ لوگ خاص طور سے بڑے لوگ کہے جانے والوں میں یہ چلن عام تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک انگریز حاکم نے چند ہی برسوں میں مرکزی ہندوستان میں چار سو شیروں کو ہلاک کر دیا۔

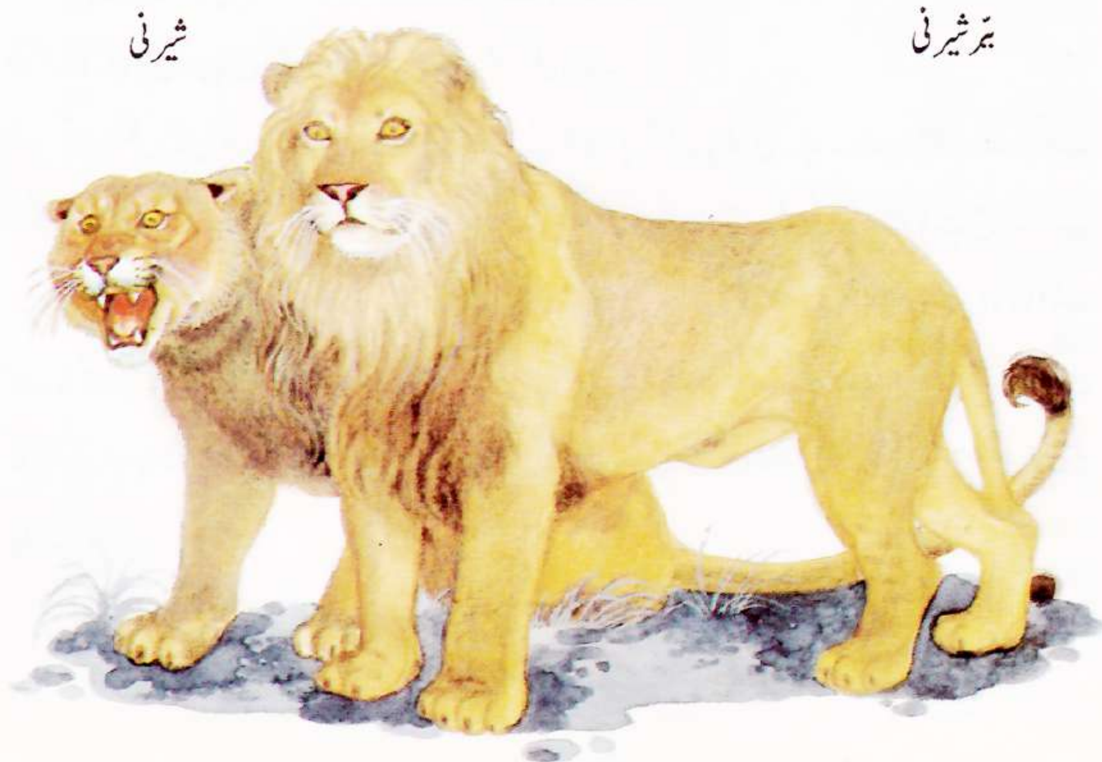
ببر شیروں کی تعداد کم ہونے کی ایک وجہ ہندوستان میں شیروں کی آمد بتائی جاتی ہے۔ یہ سائبیریا

سے چین کے راستے ہندوستان آتے تھے۔ شیر، ببر شیر کے مقابلے زیادہ طاقتور خونخوار، حملہ ور چالاک ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ شیروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور جنگلات پر ان کا قبضہ بھی بڑھتا گیا۔ ببر شیر آگے بڑھتے بڑھتے کاٹھیاواڑ کے گر جنگلوں میں بس گئے جو ببر شیروں کے مقابلے شیروں کو راس نہیں آیا۔

ببر شیر کا تعلق اصل میں بلّی خاندان سے ہے۔ نر ببّر شیروں کی صورت بلّی سے تھوڑی الگ ہے اس کی ایک وجہ اس کی گردن کے بڑے بڑے بال (ال) بھی ہیں۔ نر ببر شیر بہت خوب صورت ہوتا ہے۔ گردن کے چاروں طرف گھنے بالوں کی وجہ سے وہ پُر وقار نظر آتا ہے۔

ببر شیر کی کل لمبائی اس کی ناک سے دم کے سرے تک تقریباً 275 سنٹی میٹر ہوتی ہے اس کا رنگ پیلا پن لیے بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کے ایال گہرے اور ہلکے رنگ کے ہوتے ہیں۔ شیر اپنے قبیلے میں مل جل کر رہتے ہیں۔ ایک خاندان میں کم سے کم چار اور زیادہ سے زیادہ بیس شیر مختلف عمروں کے ایک ساتھ رہتے ہیں۔

ببر شیر زیادہ تر بنا درختوں والے ہلکے جنگل کے میدانی علاقوں میں رہتے ہیں۔ یہ گھنے اندھیرے جنگلوں میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ ان کی خوراک مختلف جانوروں کا گوشت ہوتی ہے ان میں گھاس



کھانے والے چھوٹے بڑے جانور شامل ہیں۔ شیر اور بچّوں کے لیے شکار کا کام اکثر شیرنی کیا کرتی ہے۔ ببر شیر میدانوں میں گھوما کرتے ہیں اور اپنے شکار کے جانوروں کا ہانک لگا کر انہیں شیرنیوں کی طرف بھگاتے ہیں۔

ببر شیر کی عمر عموماً 25 برس کی ہوتی ہے۔ چڑیا گھروں میں جہاں ان کی خوراک اور علاج کا بہتر انتظام ہوتا ہے وہاں یہ اور لمبی عمر جیتے ہیں۔

ببر شیر عام طور پر انسانوں پر اس وقت تک حملہ نہیں کرتے جب تک انہیں اُکسایا اور پریشان نہ کیا جائے۔ لیکن اکثر ببر شیر آدم خور بھی ہو جاتا ہے ایسا یا تو کسی بیماری یا اس کی پسند کے جانوروں کے شکار نہ کر پانے کی حالت میں ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں آدمی کا شکار اس کے لیے زیادہ آسان ہوتا ہے۔

شیر کے بچّوں کی تعداد تین سے چار تک ہوتی ہے۔ بچّوں کا سائز تقریباً گھریلو بلّی کے برابر ہوتا ہے اور پیدا ہونے کے بعد ان کی آنکھیں ایک ہفتہ تک بند رہتی ہیں۔ پیدا ہونے والے بچّوں کی کھال پر چتیاں یا دھاریاں ہوتی ہیں لیکن جیسے جیسے وہ بڑے ہوتے جاتے ہیں یہ نشان غائب ہوتے جاتے ہیں۔ شیرنی اپنے بچّوں کی دیکھ بھال بہت قاعدے سے کرتی ہے جب تک وہ تین چار مہینے کے نہیں ہو جاتے اور گوشت کھانا شروع نہیں کر دیتے شیرنی ان کے قریب ہی رہتی ہے۔ جب بچّے ایک سال کے ہو جاتے ہیں اس کے بعد ہی وہ شکار کرنا شروع کرتے ہیں۔ اس مدت میں اُن کے والدین اُن کے لیے مناسب کھانے کا بندوبست کرتے ہیں۔

شیر

شیر بلّی خاندان کا سب سے بڑا اور طاقتور جانور ہے۔ شیر دیکھنے میں پالتو بلّی سے بہت ملتا جلتا ہے۔ اس کی لمبائی زیادہ ہوتی ہے (275 سے 290 سنٹی میٹر۔ ناک سے لے کر دم کے سرے تک)

شیر اصل میں سائبیریا کا رہنے والا ہے، وہاں سے وہ چین آیا اور پھر دوسرے ملکوں میں جا بسا۔ وہ ہندوستان آیا اور پورے ملک میں پایا جانے لگا۔

شیر کا رنگ بھوراپن لیے پیلا ہوتا ہے جس پر کالی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اُس کا جبڑا بہت بڑا اور اگلے پیر بہت طاقتور ہوتے ہیں۔ عام طور پر شیر اپنی خوراک کے لیے ہرن، سابر، بارہ سنگھا، چیتل اور جنگلی سور کا شکار کرتا ہے۔ کبھی کبھی شیر بھوک سے پریشان ہو کر گاؤں، دیہاتوں کا رخ کرتا ہے اور پالتو جانوروں پر حملہ کر انہیں اٹھالے جاتا ہے۔

کچھ شیر آدم خور بھی ہوتے ہیں۔ ایسے شیر عام طور پر ان آدم خور ببر شیروں کی طرح بوڑھے اور کمزور ہوتے ہیں جن کے لیے جنگلی جانوروں کا شکار کرپانا مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے وہ آسانی سے گرفت میں آجانے کے سبب آدم خور ہو جاتے ہیں۔ اکثر جوان شیر بھی آدم خور ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ شیر بچپن میں اگر اپنی ماں کو آدم خور پاتا ہے تو وہ اس کی صحبت میں آدمی کو مارنا سیکھ لیتا ہے۔

شیر کے عموماً تین بچّے ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں پیدا ہونے کے بعد ہفتہ یا دس دن تک بند رہتی



شیر

ہیں۔ان کی ماں یعنی شیرنی اپنے بچّوں کا دھیان بہت سلیقے سے رکھتی ہے اور چھ سات ماہ کے بعد انہیں شکار کرکے بھوک مٹانا سکھاتی ہے۔

شیر عام طور پر آزاد زندگی جیتا ہے، وہ شیرنی اور بچّوں سے اس وقت تک علیحدہ رہتا ہے جب تک اسے دوبارہ جوڑا بنانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

شیر کے شکار کو ایک کھیل تسلیم کیا جاتا تھا۔ ہندوستان میں آنے والے اہم سیلانیوں کو شیر کے شکار کے مواقع فراہم کروائے جاتے تھے۔اس کی وجہ سے شیر کی تعداد کم ہوتی گئی۔ اور وہ رفتہ رفتہ ملک کے مختلف قومی پارکوں میں اور چڑیاں گھروں میں محفوظ کر لیے گیے جہاں وہ جنگل کے مقابلے میں زیادہ سکون سے رہتے ہیں۔ پروجکٹ ٹائگر اسکیم کے تحت نہ صرف ان کی حفاظت کی گئی بلکہ ان کی تعداد میں اضافہ بھی خوب ہوا۔

شیر بھی ببر شیر کی طرح دہاڑتے ہیں۔اگر آدمی انہیں پریشان نہ کرے تو عموماً یہ اس پر حملہ نہیں کرتے۔شیر غصّیلہ جانور نہیں ہے۔

سفید شیر

سفید شیر ہندوستان میں بہت پہلے سے پائے جاتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ہندوستان کے آسام، بنگال، بہار اور مدھیہ پردیش علاقوں میں ہلکے رنگ کے شیر دیکھے تھے۔

1951ء میں ریوا کے مہاراجہ نے نو(9) ماہ کے شیر کو پکڑا تھا۔ شکاریوں کی ایک پارٹی جنگل سے گذر رہی تھی اسی دوران انہوں نے ایک شیرنی کو چار بچّوں کے ساتھ جھاڑیوں سے باہر آتے دیکھا۔ ان چار بچّوں میں سے ایک کا رنگ سفید تھا اور وہ باقی تین بچّوں کے مقابلے زیادہ طاقتور بھی تھا جب کہ باقی تینوں کا رنگ حسبِ معمول نارمل تھا۔ شیر کے سفید بچّے کو پکڑ لیا گیا اور اس کی پرورش کی گئی۔

سفید شیر کا نر بچہ رفتہ رفتہ بڑا ہوا اور سفید شیر بنا۔اس کے ساتھ حسبِ معمول نارمل رنگ کی

شیرنی کو رکھا گیا۔ ان کے تین بچے ہوئے وہ سب نارمل رنگ کے تھے۔ اس کے بعد سفید شیر کے ساتھ دوسرے مادہ بچّے کو رکھا گیا۔ 1959 میں ان سے سبھی بچّے سفید رنگ کے پیدا ہوئے۔ ان بچّوں کی پرورش میں ہر بات کا بہت خیال رکھا گیا۔ یہ سب بڑے ہو کر صحت مند سفید شیر بنے۔

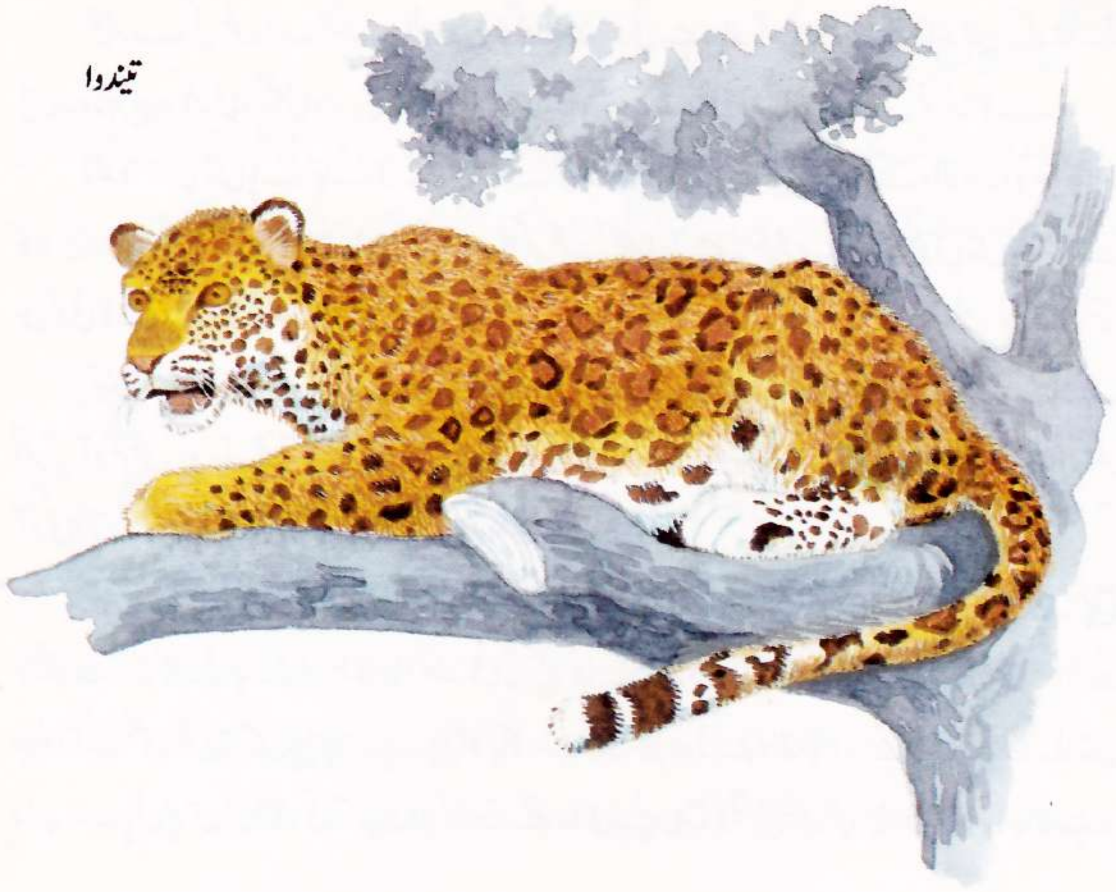
شیر کے اسی جوڑے کے بچّوں سے تین بچّے اور پیدا ہوئے جن میں سے دو سفید نر تھے اور ایک نارمل رنگ کی مادہ۔

اس کے بعد کئی سفید شیر اسی طرح جوڑے بنا کر پیدا کیے گئے کبھی سفید شیر۔ شیرنی کا جوڑا بنایا گیا تو کبھی سفید شیر اور نارمل رنگ کی شیرنی کا۔

جانوروں سے پیار کرنے والوں میں سفید شیر کی خبر سے سنسنی پھیل گئی اور پوری دنیا سے سفید شیر کی فرمائش آنے لگی۔ ان کی تعداد مستقل بڑھتی رہی اور ہندوستان سے بہت سے شیر دوسرے ملکوں کو روانہ کیے گئے ہیں۔



سفید شیر



تیندوا ان یا گلدار

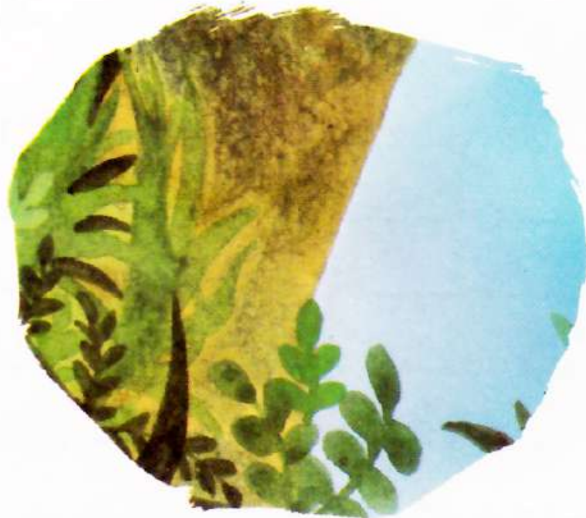
تیندوے (215 سنٹی میٹر) کا شمار بلّی خاندان کے بڑے جانوروں میں کیا جاتا ہے۔ یہ ببر شیر یا شیر سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اُس کا رنگ پیلا پن لیے ہوئے ہوتا ہے اور پورے جسم پر کالے کالے دھبّہ نما نشان ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں تین طرح کے تیندوے پائے جاتے ہیں۔ پہلا عام طرح کا تیندوا ہوتا ہے جو پورے ملک کے جنگلات میں پایا جاتا ہے۔ تیندوے کی دوسری قسم وہ ہے جس کے کالے دھبّے زیادہ بڑے ہوتے ہیں جب کہ یہ خود تھوڑا چھوٹے سائز کا ہوتا ہے۔ تیندوے کی یہ قسم مشرقی ہمالیہ کی ترائی میں پائی جاتی ہے۔ برفیلہ تیندوا سب سے خوبصورت ہوتا ہے اپنے نام کے مطابق یہ برفیلے پہاڑوں پر رہتا ہے۔

تینڈوے کی خوراک مختلف جانوروں کا گوشت ہوتی ہے۔ جو عموماً ہرن کے خاندان کے ہوتے ہیں۔ وہ ہرن، بکری، بچھڑا، مرغ کے علاوہ بہت سے چھوٹے جانوروں اور پرندوں کو کھاتا ہے۔

ہندوستان میں پائے جانے والے تینڈوے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک پیلے رنگ والا اور دوسرا کالا۔ کالا تینڈوا ہر جگہ نہیں پایا جاتا۔ اسے قدرت کا کرشمہ سمجھنا چاہیے۔ تینڈوے کے بچّوں میں اتفاق سے ہی کوئی کالے رنگ کا تینڈوا پیدا ہوتا ہے۔

تینڈوا بہت تیز رفتار، چالاک اور غصیلہ جانور ہے۔ وہ بہت آسانی سے پیڑوں پر چڑھ جاتا ہے۔ اگر یہ آدم خور ہو جائے تو بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر یہ آدمی سے دور رہتا ہے اور اگر آدمی اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے تو یہ اس پر حملہ نہیں کرتا۔

تینڈوے سے ملتا جلتا ایک جانور چیتا ہے۔ جو اب ہندوستان میں مشکل سے نظر آتا ہے۔ چیتا جنگلات کے کاٹے جانے اور اندھا دھند شکار کیے جانے کی وجہ سے غائب ہی ہو گیا۔ یہ خوبصورت جانور اب بھی افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ چیتا دنیا کا سب سے تیز دوڑنے والا جانور ہے۔ پرانے زمانے میں راجہ اسے پال پوس کر شکار کی تربیت دیا کرتے تھے۔ اسی لیے چیتا کو اکثر شکاری تینڈوا بھی کہا جاتا ہے۔



جنگلی بلّیاں

ہندوستان میں کئی طرح کی جنگلی بلّیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ پالتوں بلّیوں کی طرح ہی لگتی ہیں، لیکن رنگ اور جسامت میں الگ ہوتی ہیں۔ کچھ جنگلی بلّیاں ایسی بھی ہیں جن کو پالتو بنایا جاسکتا ہے۔

جنگل کی بلّی

جنگل کی بلّی (90 سنٹی میٹر لمبائی) ہندوستان میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ یہ ہلکے بھورے رنگ کی ہوتی ہے اور پالتو بلّی سے ذرا بڑی ہوتی ہے۔ کچھ علاقوں میں یہی بلّی تیز بھورے یا کالے رنگ کی بھی ہوتی ہے۔ یہ بلّی کھلے میدانوں کے گھاس والے یا جھاڑیوں والے علاقوں میں دوڑتی پھرتی ہے۔ یہ رات میں سوتی ہے اور دن میں شکار کرتی ہے۔ یہ عام طور پر چھوٹے جانور اور پرندے کھاتی ہے اور مرغی بطخوں کی تاک میں رہتی ہے۔ اس کے باوجود کہ بلّی کا شمار بڑے جانوروں میں نہیں ہو تا لیکن وہ بہت جاندار ہوتی ہے اور پھُر تیلی بھی۔ وہ اپنے سے بڑے جانوروں پر حملہ کر سکتی ہے۔


جنگل کی بلّی

سنہری بلّی

سنہری بلّی چھوٹی بلّیوں میں سب سے بڑی ہوتی ہے۔ یہ بہت طاقت ور ہوتی ہے۔ اس کا رنگ بھوراپن لیے سنہرے سے گہرا بھورا ہوتا ہے۔ کچھ ہلکے لال اور سرمئی رنگ کی بھی ہوتی ہیں۔

سنہری بلّیاں آسام، سکّم اور پورے ہندوستان میں پائے جانے والی بلّیوں میں سب سے خوبصورت ہوتی ہیں۔ یہ نیپال میں بھی پائی جاتی ہیں۔

یہ مرغی، بطخ، بھیڑ بکری اور چھوٹے ہرن کا شکار کر کے کھاتی ہے۔ یہ گائے اور بھینسوں کے بچھڑوں پر بھی حملہ کر دیتی ہے۔



سنہری بلّی

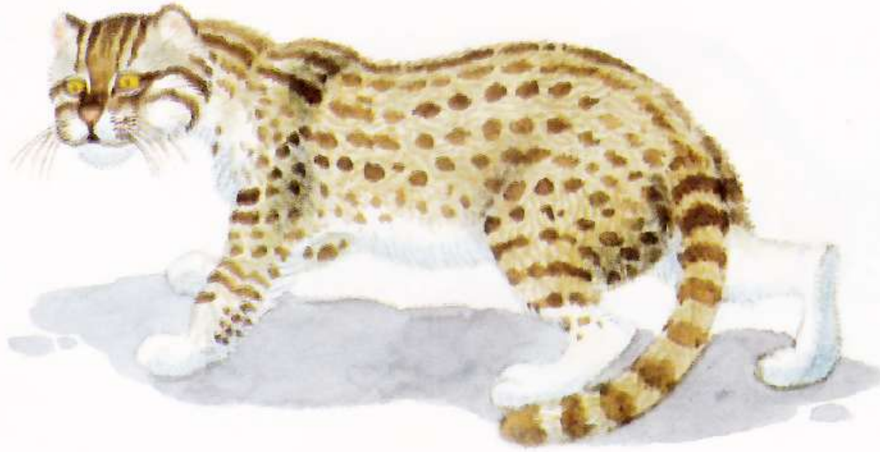


سنگ مرمری بلّی

سنگِ مرمری بلّی

سنگ مرمری بلّی گھریلو بلّیوں کے مقابلے زیادہ بڑی ہوتی ہے۔ یہ تقریباً 90 سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہے۔ یہ بھورے، مٹھیلے رنگ کی ہوتی ہے، اس کے ماتھے پر دھاریاں ہوتی ہیں جو گردن اور پیٹھ تک جاتی ہیں۔ اس کے پورے جسم پر کئی رنگ کے چتّیاں ہوتی ہیں۔ ان کے جسم کے چتّیوں کا رنگ اور سائز الگ الگ ہوتا ہے جو اس بات سے بھی متاثر ہوتا ہے کہ وہ کس علاقے میں رہتی ہیں۔ اس کی دُم کا رنگ گہرا ہوتا ہے اور پیروں پر بھی بہت سی چتّیاں ہوتی ہیں۔

سنگ مرمری بلّی سکّم آسام کے علاوہ نیپال میں بھی پائی جاتی ہے۔



ماہی گیر بلّی

ماہی گیر بلّی

ماہی گیر بلّی اُتر پردیش، بنگال، ہماچل پردیش اور کیرلا کے ساحلی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی لمبائی 75 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

یہ بلّی یا تو دریا کے کنارے رہتی ہے یا کھاڑی کے قریب رہتی ہے کبھی کبھی گھنے جنگل کے دلدلی علاقے میں بھی رہتی ہے۔ پانی سے قریب رہنے پر مچھلی پکڑنے میں اسے آسانی ہوتی ہے لیکن یہ پانی کے اندر نہیں کنارے سے شکار کرتی ہے۔ خشکی پر رہنے والی بلّی چھوٹے جانوروں اور پرندوں کو اپنی خوراک بناتی ہے۔

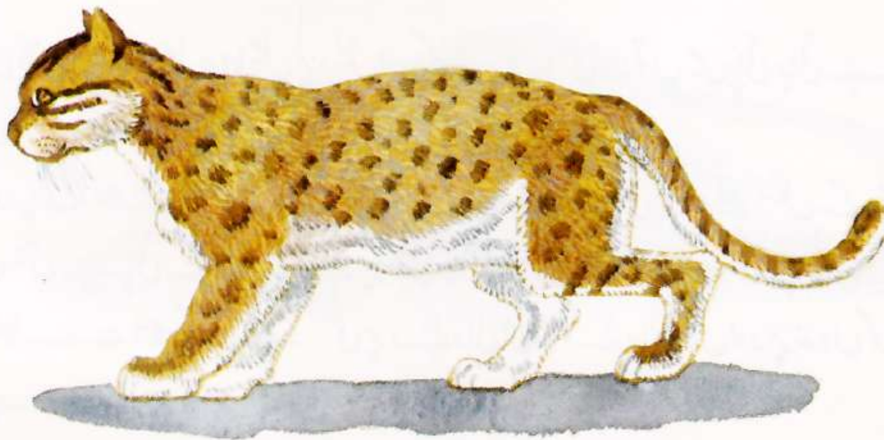
تیندوابلّی

تیندوابلّی پورے ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ یہ پالتو بلّی کے برابر ہی ہوتی ہے لیکن اس کے پاؤں کچھ بڑے ہوتے ہیں۔ یہ بہت خوبصورت ہوتی ہے اور اس کے جسم پر تیندوے کی طرح چتّیاں ہوتی ہیں۔ اس کی لمبائی تقریباً 90 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

تیندوابلّی چھوٹے جانوروں اور پرندوں کا شکار کر کے انہیں کھاتی ہے۔ یہ رات کو ہی اپنا شکار کرتی ہے اور دن میں مشکل سے ہی نظر آتی ہے۔

تیندوا بلّی





ریگستانی بلّی

ریگستانی بلّی

ہندوستان کے ریگستانی علاقوں میں جنگلی بلّیاں اور ریگستانی بلّیاں دونوں پائی جاتی ہیں۔ ریگستانی بلّی کے جسم پر پیلا پن لیے بھورے بال ہوتے ہیں جن پر کالی چیتیاں ہوتی ہیں۔ اس کا قد پالتو بلّی کی ہی طرح ہوتا ہے۔ یہ اپنے تیز دانتوں سے پرندوں اور رینگنے والے کیڑوں کو چبا ڈالتی ہے۔

ہندوستانی لنکس

ہندوستانی لنکس جنگلی بلّی سے تھوڑی بڑی ہوتی ہے۔ یہ اپنے خاندان سے تھوڑا مختلف ہوتی ہے۔ اس کے کان بڑے ہوتے ہیں۔ سیدھے کھڑے کانوں کے سرے پر بالوں کا گُچھا ہوتا ہے۔ اس کی دُم بہت چھوٹی ہوتی ہے اور اس کے چہرے پر بالوں کی جھالر سی ہوتی ہے۔ یہ ہلکے بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔

لِنکس گھنی جھاڑیوں، سرکنڈے کی جھاڑیوں اونچی گھاس میں پائی جاتی ہے۔ یہ پرندوں، خرگوش، تیتر، بیٹر کے علاوہ بکری اور بھیڑ تک کا شکار کر لیتی ہے۔

ہندوستانی لِنکس



کراکل (قراقُلق) (ترکی لفظ = قراقُلق)

کراکل دیکھنے میں لنکس جیسی ہوتی ہے۔ اس کے کانوں پر اسی طرح بال بھی ہوتے ہیں۔ اس کی دُم بھی چھوٹی ہوتی ہے لیکن لنکس کی دم سے تھوڑی بڑی۔ اس کے پچھلے پیر اگلے پیروں سے بڑے ہوتے ہیں۔ اس کے جسم پر بہت ملائم گھنے اور چھوٹے بال ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ لالی پن کے ساتھ بھورا ہوتا ہے۔ لیکن پیٹ کے بالوں کا رنگ ہلکا ہو کر سفید ہو جاتا ہے۔ یہ جانور کچھ میں پایا جاتا ہے اس کے علاوہ پنجاب، راجستھان، اُتر پردیش اور مدھیہ پردیش کے خشک علاقوں میں بھی دیکھا گیا ہے۔ یہ زیادہ تر ریگستانی علاقوں میں رہتا ہے اور پرندوں کا شکار کرتا ہے۔

کراکل کو پال کر سادھا جاسکتا ہے۔ یہ جانور بھی ناپید ہوتا جارہا ہے ڈر ہے کہیں غائب ہی نہ ہو جائے۔

سِوِٹ

قدیم زمانے سے ہندوستان میں سِوِٹ کا ذکر ملتا ہے۔ سِوِٹ سے حاصل کی جانے والی خوشبو کی وجہ سے جو پوری دنیا میں مشہور ہے یہ جانور خاص طور پر جانا جاتا ہے۔



کراکل یا قراقُلق



سِوِٹ

سِوٹ لومڑی سے چھوٹے سائز کا ہوتا ہے۔ اس کی دُم لمبی ہوتی ہے۔ یہ کتھئی رنگ کی ہوتی ہے جس پر دھاریاں اور دھبّہ نما نشان ہوتے ہیں جن کا رنگ ہلکا اور گہرا دونوں ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں اور دُم کے نیچے کا حصہ گہرے رنگ کا ہوتا ہے۔

یہ جانور مزاج کے لحاظ سے غیر یقینی ہوتا ہے اس کی گردن بہت مضبوط ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اسے اونچے پنجروں میں پالتے ہیں اور اس سے مُشک حاصل کرنے کے لیے اسے خوب دودھ پلاتے ہیں۔ اس سے پائی جانے والی خوشبو کا مادہ دودھیانہ ہوکر مکھن جیسا سخت اور چکنا ہوتا ہے۔ اس سے نکلنے والی خوشبو بہت تیز اور دلکش ہوتی ہے۔ جسے بیل کے سینگھ میں بند کر کے باہر کے ممالک میں فروخت کیا جاتا ہے۔

سِوٹ ہندوستان میں کئی جگہوں پر پایا جاتا ہے۔ کیرلا میں پایا جانے والا سِوٹ چھوٹا ہوتا ہے۔

لکڑ بگھّا

لکڑ بگھّا آدھا بلّی اور آدھا کُتّے جیسا ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں کُتّے کی طرح ہوتے ہیں اور باقی جسم بلّی سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن اپنے جسم سے نہ تو یہ کتّا لگتا ہے اور نہ ہی بلّی جیسا۔ اس کا سر بڑا ہوتا ہے اور کان کھڑے رہتے ہیں۔ اس کے پچھلے پاؤں کمزور اور چھوٹے ہوتے ہیں اور کولہے جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے اگلے پاؤں مضبوط ہوتے ہیں۔ لکڑ بگھّے کی لمبائی تقریباً 150 سنٹی میٹر ہوتی ہے اور اونچائی تقریباً 90 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

لکڑ بگھّا شکاری نہیں ہوتا۔ وہ ڈرپوک اور بزدل ہوتا ہے۔ بڑے جانور جیسے شیر تیندوا اور چیتا وغیرہ جن جانوروں کا شکار کرتے ہیں اور جو ان کی بھوک سے بچ جاتا ہے لکڑ بگھّا اسے کھاتا ہے۔ اکثر اس کے حصّہ میں ہڈیاں اور جانوروں کا ڈھانچہ ہی آتا ہے۔ اپنی اس خوبی کی وجہ سے اسے جنگل کی دنیا کا مہتر کہا جاتا ہے۔ لکڑ بگھّا اکثر ان جانوروں پر حملہ کرتا ہے جو اپنا بچاؤ نہیں کرپاتے جیسے بیمار یا زخمی جانور۔

لکڑ بگھّا صرف اس وقت تیندوے یا چیتے سے لڑتا ہے جب اسے اپنے حصّے کے شکار سے محرومی نظر آتی ہے۔ اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ لکڑ بگھّا تیندوے کو ہرا دیتا ہے۔

لکڑ بگھا آدمی سے گھبراتا ہے اور اس سے دور ہی رہتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ لکڑ بگھا بچّوں کو اُٹھا لے گیا۔ اگر ایک بار لکڑ بگھے کو آدمی کے خون کی لذّت کا مزا پڑ جائے تو وہ دوبارہ بچّوں کو اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔

لکڑ بگھے ہڈیوں کا ڈھیر ایک جگہ جمع کر کے اکثر اس کے اِرد گرد ناچتے ہیں۔ اور عجیب سی ہنسی کی آواز نکالتے ہیں۔ ناچتے ناچتے تھک جانے کے بعد وہ گڈھا کر کے ہڈیوں کو دبا دیتے ہیں۔

لکڑ بگھے نہ تو دہاڑتے ہیں اور نہ بھونکتے ہیں بلکہ قہقہہ لگاتے ہیں۔ ان کی آواز کو دور سے سنا جائے تو ایسا محسوس ہوگا جیسے کوئی قہقہہ لگا رہا ہو۔

لکڑ بگھا



کتّوں کا قبیلہ

جنگلی کتّا

ہندوستان میں پایا جانے والا جنگلی کتّا دیکھنے میں پالتو کتّے جیسا ہی ہوتا ہے۔ اس کی اونچائی 55-43 سنٹی میٹر اس کے کندھوں تک ہوتی ہے۔ لمبائی تقریباً 90 سنٹی میٹر ہوتی ہے اور اس کی دُم 43-40 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

یہ ہندوستان کے تمام جنگلات میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہر اُس جانور کو کھالیتا ہے جسے وہ مار سکتا ہے یا جو بھی مرا ہوا جانور اسے مل جائے، چاہے وہ سڑا ہوا ہو اور بدبو پھیلا رہا ہو۔ اکثر شیر اور تیندوے کا کیا ہوا شکار اسے چرُاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

جنگلی کتّے عام طور پر دن میں شکار کرتے ہیں۔ اپنے قبیلے کے دوسرے جانوروں کی طرح یہ اپنے شکار کو دیر تک دوڑاتے ہیں۔ کبھی کبھی تو یہ دوڑ بہت لمبی ہوتی ہے کئی گھنٹوں تک جاری رہتی ہے اور میلوں میلوں چلتی ہے۔ کتّے اپنے شکار کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے بلکہ اسے دبوچ ہی لیتے ہیں۔ اس ترکیب سے یہ اپنے سے بڑے جانوروں کو بھی مار ڈالتے ہیں جن میں بھینس اور سانڈ بھی شامل ہیں۔ یہ موقع آنے پر شیر تک پر بھی حملہ کر دیتے ہیں۔

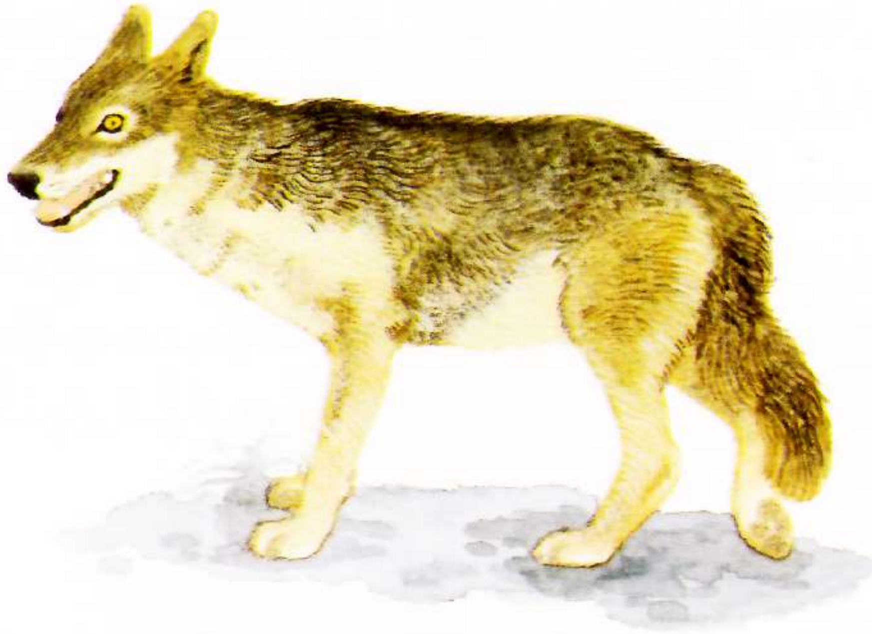


بھیڑیا

دنیا کے سب سے زیادہ خوفناک جانوروں میں سے ایک ہے بھیڑیا۔ بھیڑیا ہمیشہ ظالم اور گنہگار کی نمائندگی کرتا ہے۔ پوری دنیا میں اس کی بہت سی کہانیاں اور بچّوں کے قصے مشہور ہیں جن میں ظالم اور گنہگار کے طور پر مشہور ہے۔

ہندوستانی بھیڑیا دیکھنے میں السیشن کتے جیسا ہوتا ہے لیکن اس سے تھوڑا چھوٹا (جسم 90 سے 105 سنٹی میٹر) بھیڑیے عموماً جوڑے کی شکل میں رہتے ہیں، لیکن کبھی کبھی جھنڈ میں ایک ساتھ

بھیڑیا



پانچ سے سات یا اور بھی زیادہ ایک ساتھ دیکھے جاتے ہیں۔ شکار کے وقت بھی دو یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر ضروری ہو تو یہ اپنے شکار کو دور تک دوڑاتے ہیں۔

اس طرح کے قصّے بھی سننے میں آتے ہیں کہ بھیڑیا بچّے کو اُٹھا کر لے گیا اور اپنے بچّوں کے ساتھ اس کی پرورش کی۔ ایسے قصّے صرف کہانیوں میں ہی ہوتے ہیں جو حقیقت سے بہت دور ہے۔ یہ سچ ہے کہ اگر بھیڑیا بھوکا ہو اور اسے کوئی اکیلا بچہ مل جائے تو وہ اُٹھا لے جاتا ہے۔

گیدڑ (سِیار)

گیدڑ ہندوستان میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ ہندوستان کے تمام جنگلوں میں، گاؤں کے باہر اور قصبات کے چاروں طرف شام ہوتے ہی گیدڑ کی آوازیں آنے لگتی ہیں جو رات میں اور صبح ہونے تک سنائی پڑتی ہیں۔

گیدڑ اپنی چالاکی اور عقلمندی کے لیے مشہور ہے۔ اس کے بارے میں بہت سی کہانیاں مشہور ہیں۔ ان کے بارے میں لکھی گئی کہانیوں میں انہیں چالاک، ہوشیار، عقلمند اور حاضر دماغ بتایا گیا ہے۔

گیدڑ تقریباً 38 سے 43 سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے اور اس کا جسم 60 سے 75 سنٹی میٹر لمبا ہوتا ہے جب کہ اس کی دُم 20 سے 27 سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہے۔

گیدڑ، لکڑ بگھے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ موسم اور علاقے سے متاثر ہو کر اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کا اصل رنگ گہرا بھورا ہوتا ہے جس پر کالی سفید لکیریں ہوتی ہیں۔

ہمالین گیدڑ کے جسم پر گھنے اور لمبے بال ہوتے ہیں۔ یہ جانور کسی خاص علاقے یا موسم کا نہیں ہے۔ یہ کہیں بھی رہ سکتا ہے چاہے جنگل ہو یا میدان، پہاڑ ہو یا ریگستان۔ یہ بہت بلند علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن اسے گاؤں دیہات اور قصبات کے باہر رہنا بھاتا ہے جہاں یہ گڈھے کھود کر میدانوں میں رہتا ہے۔

گیدڑ رات کا جانور ہے۔ صبح ہونے سے پہلے یہ آخری بار چلّاتا ہے اور پھر پورے دن کے لیے



گیدڑ

اپنی ماند میں جا کر سو جاتا ہے۔ اسے برسات کا موسم بہت بھاتا ہے خاص طور پر جب پھوار پڑتی ہے یہ بہت خوش ہوتا ہے۔

گیدڑ جوڑے کی شکل میں چلتا ہے۔ اکثر جھُنڈ میں بھی ہوتا ہے لیکن زیادہ تر اکیلا دکھائی دیتا ہے۔ لکڑ بھگّے کی طرح یہ بھی مرے ہوئے جانوروں سے اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ لیکن یہ چھوٹے جانوروں کا شکار بھی کرتا ہے۔ یہ بیمار اور زخمی جانوروں پر حملہ بھی کرتا ہے۔ یہ فصلوں کو روند کر نقصان پہنچاتا ہے اور اگر یہ مرغی کے دڑبے تک پہنچ جائے تو بہت سی مرغیوں کو مار ڈالتا ہے۔

گیدڑ کو خربوزہ بہت پسند ہے اور گنّے کے کھیت میں بھی یہ گنّے کو کاٹ کاٹ کر بہت نقصان پہنچاتا ہے۔

لومڑی



لومڑی

لومڑی کو سب سے زیادہ چالاک جانور مانا جاتا ہے، اس کے مقابلے کسی اور جانور کو کسی بھی زمانے میں اتنا چالاک نہیں مانا گیا۔ یہ گیدڑ سے بہت ملتا جلتا ہے۔ اس کی دُم بہت موٹی اور خوبصورت ہوتی ہے۔ اس کے جسم کی لمبائی 45 سے 60 سنٹی میٹر ہوتی ہے اور دُم 25 سے 35 سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہے۔

دنیا میں لومڑی کی کئی قسمیں ہیں۔ ہندوستان میں اس کی چار قسمیں پائی جاتی ہیں۔ سب سے

زیادہ پائی جانے والی قسموں میں سے ایک کو سِلور فاکس کہتے ہیں اور دوسری عام ہندوستانی لومڑی ہے۔ دونوں دیکھنے میں ایک جیسی ہی ہوتی ہیں، لیکن سِلور فاکس زیادہ خوبصورت ہوتی ہے اس کی دُم زیادہ موٹی ہوتی ہے اور اس کے بال گھنے اور چمکدار ہوتے ہیں۔

لومڑی ہندوستان کے ہر علاقے میں پائی جاتی ہے۔ وہ جنگل، جھاڑیوں اور میدانوں میں رہتی ہے۔ لومڑی میدانوں میں گڈھا کھود کر اپنی ماند بنا کر رہتی ہے۔ وہ رات میں گھوما کرتی ہے اور دن میں ماند میں آرام کرتی ہے۔

وہ عام طور پر جوڑے کی شکل میں شکار کرتی ہے۔ وہ رینگنے والے جانوروں، چھوٹے جانوروں اور چھوٹے پرندوں کو کھاتی ہے۔ وہ گھروں میں پالی گئی مرغیوں بطخوں پر حملہ کر کے بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔

لومڑی کی کھال کی بڑھتی مانگ کی وجہ سے بہت سے ملکوں میں لوگ انہیں فارم میں پالنے لگے ہیں۔

نیولا

سپیرا اپنے ساتھ ہمیشہ نیولا بھی رکھتا ہے۔ یہ بے حد لچیلا اور تیز رفتار ہوتا ہے۔ اس کے جسم کی لمبائی 90 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کے پیر چھوٹے ہوتے ہیں اور اس کی دُم لمبی اور گھنی ہوتی ہے۔ اس کی آنکھیں چمکیلی اور ناک نوکدار ہوتی ہے۔

نیولے کی خوراک میں چوہا، مینڈک، چھپکلیاں، بچھو، پرندوں کے انڈے اور سانپ شامل ہیں۔ یہ اپنے شکار پر جھپٹا مار کر حملہ کرتا ہے۔ اگر اس کا شکار فاصلے پر ہو تو یہ دھیرے دھیرے رینگ کر اس کے قریب جاتا ہے اور قریب پہنچ کر جھپٹتا ہے۔

نیولا مرغی کے باڑے میں گھس کر مرغیوں کو مار ڈالتا ہے۔ نیولا سانپ کو چبا ڈالتا ہے۔ یہ کوبرا جیسے خطرناک سانپ کو بھی مار دیتا ہے۔

ایک چھوٹا سا نیولا، کوبرا جیسے خطرناک اور زہریلے سانپ کو کیسے مار سکتا ہے؟ قدرت کا یہ کرشمہ ہم کو حیران کر دیتا ہے۔ لیکن نیولا بے حد بھروسے کے ساتھ کوبرے کو مار ڈالتا ہے۔ اگر نیولے کو کوبرا مارنے کا پہلے کوئی تجربہ نہ بھی ہو تب بھی پہلی مرتبہ میں ہی قدرتی طور پر یہ کام بخوبی کر جاتا ہے۔

زہریلے سانپوں سے نپٹتے وقت نیولے کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اسے پہلے تھکا ڈالے۔ نیولا جب کسی کوبرے کو دیکھتا ہے وہ غور سے اس کا جائزہ لیتا ہے۔ پھر دھیرے دھیرے اس کی طرف بڑھتا ہے۔ سانپ اسے دیکھ کر حملے کی تیاری کرتا ہے۔ وہ اپنی گردن کو اوپر اُٹھاتا ہے، پھن پھیلاتا ہے اور منہ سے آواز نکالتا ہے۔ نیولا سانپ کو پہلی بار حملہ کرنے کا موقع دیتا ہے۔ سانپ پورا منہ کھول کر اس طرح حملہ کرتا ہے جیسے کہ وہ نیولے کو ختم ہی کر دے گا۔ لیکن نیولا بہت چالاک اور پھرتیلا ہوتا ہے۔ سانپ تیزی سے اس پر وار کرتا ہے اور نیولا پلک جھپکتے ہی چھلانگ لگا کر ہٹ جاتا ہے جس کے نتیجے میں سانپ کا منہ نیولے کی بجائے زمین سے ٹکراتا ہے۔ وہ پھر حملہ کرتا ہے اور اس بار بھی نیولا اسی طرح حملہ کرنے دیتا ہے اور اسی پھرتی سے ہٹ جاتا ہے اور سانپ کا منہ زمین سے جا لگتا ہے اس طرح سانپ جتنا تھکتا ہے نیولا اتنا ہی چُست ہوتا جاتا ہے۔ نیولا سانپ کی بغل میں پہنچتا ہے اور سانپ اپنے کو بچانے کے لیے نیولے کی طرف مڑتا ہے۔

نیولا سانپ کو حملے کے لیے پھر اُکساتا ہے۔ سانپ پھر اسی طرح حملہ کرتا ہے۔ اس طرح نیولا



سانپ کو اُکسا کر اسے غصہ دلا کر بار بار حملہ کرنے کو مجبور کرتا ہے۔ نیولا کئی بار سانپ کے قریب جاتا ہے ہر بار اس کی نگاہ سانپ کے سر پر ہوتی ہے۔

سانپ نیولے کی حرکات کو غور سے دیکھتا رہتا ہے اور اس کا تعاقب کرتا رہتا ہے۔ ایسا اس وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک نیولا یہ جان نہیں لیتا کہ اب سانپ تھک چکا ہے۔ اور پھر نیولا چھلانگ مار کر سانپ کے سر کو اپنے نوکیلے دانتوں سے دبوچ لیتا ہے۔ سانپ اپنے بچاؤ کی بہت کوشش کرتا ہے لیکن سب بیکار۔ وہ بہت جلد مارا جاتا ہے۔

نیولا پورے ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ اس کی دو تین قسمیں پائی جاتی ہیں۔ چھوٹا ہندوستانی نیولا کشمیر سے بنگال تک پایا جاتا ہے، گردن پر دھاریوں والا نیولا مشرقی گھاٹ والے علاقوں میں پایا جاتا ہے اور کیکڑے کھانے والا نیولا نیپال سے آسام تک پایا جاتا ہے۔

نیولے کو پالتو بنایا جا سکتا ہے۔ فطری طور سے یہ متجسس جانور ہے وہ جاننا چاہتا ہے کہ اس کے اِرد گرد کیا ہو رہا ہے۔ اسی فطرت کی وجہ سے یہ آبادی سے قریب رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ وہ چمکنے والی چیزوں کو جیسے دھات کی کوئی چیز ہو اس کو اُٹھا کر چھُپا دیتا ہے۔

اود بلاؤ

اود بلاؤ زیادہ وقت پانی میں رہتا ہے۔ اس کی خوراک عام طور پر مچھلی ہے اور یہ بہت چالاکی سے مچھلی کا شکار کر لیتا ہے۔ اود بلاؤ کی لمبائی 65 سے 75 سنٹی میٹر ہوتی ہے جب کہ اس کی دُم کی لمبائی 40 سے 45 سنٹی میٹر تک ہوتی ہے۔

اود بلاؤ جوڑا بنا کر یا جھُنڈ میں بل بنا کر رہتا ہے۔ ان کی کھال قیمتی ہوتی ہے اور اس سے دستانے بنتے ہیں۔

اود بلاؤ کھلنڈر قسم کا جانور ہے۔ یہ پوری زندگی پانی میں گذارتا ہے۔ اس کی انگلیوں کے درمیان جھلّی ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ پانی میں آسانی سے تیرتا ہے۔ اس کی کھال گھنے بالوں سے ڈھکی ہوتی

ہے جو پانی سے بھیگتے نہیں ہیں،اس کی دُم چوڑی اور بھاری ہوتی ہے۔اس کے پیر کی بناوٹ پیڈل کی طرح ہوتی ہے جن سے یہ تیزی سے چلتا ہے اور سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔اودبلاؤ زمین پر اتنا اچھا نہیں لگتا جتنا پانی میں تیرتے وقت شاندار نظر آتا ہے۔اس کا جسم چمکیلا اور سڈول ہوتا ہے سے اس کو تیرنے میں آسانی ہوتی ہے۔


اودبلاء

ہندوستان میں کئی قسم کے اودبلاؤ پائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ سب کم و بیش ایک ہی طرح کے نظر آتے ہیں۔ ہمالیہ میں پایا جانے والا اودبلاؤ گرمی کے موسم میں اوپر ٹھنڈے پہاڑی علاقے میں رہتا ہے اور جاڑوں میں نیچے آجاتا ہے۔ جنوبی ہندوستان میں پایا جانے والا اودبلاؤ چھوٹا ہوتا ہے۔اور ندی نالوں میں رہتا ہے۔

مچھلی کا شکار کرتے وقت اودبلاؤ جھُنڈ کی شکل میں اسے گھیرتے ہیں۔ وہ مچھلیوں کو چھچلے پانی کی طرف لاکر انہیں پکڑ لیتے ہیں۔

اودبلاؤ کو آسانی سے سادھ کر پالتوں بنایا جاسکتا ہے۔

بھالو (ریچھ)

ہندوستان میں تین طرح کے بھالو ملتے ہیں۔ ہمالیہ میں پایا جانے والا بھورا بھالو، ہمالیہ کا کالا بھالو اور عام سُست بھالو۔ پہلی دو قسموں کے بھالو ہمالیہ کی اونچی ٹھنڈی پہاڑیوں پر پائے جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑے اور خونخوار ہوتے ہیں۔ان کو پکڑ کر آسانی سے پالتو بنایا جاسکتا ہے۔

دوسرے ملکوں میں اور بھی کئی طرح کے بھالو پائے جاتے ہیں۔ سُست رفتار بھالو پورے ہندوستان کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔ اسے بھی پکڑ کر سادھا جاسکتا ہے۔ اس کی لمبائی 140 سے 170 سنٹی میٹر اور اونچائی 65 سے 80 سنٹی میٹر تک ہوتی ہے۔

سُست رفتار بھالو کو جو مل جائے وہ کھالیتا ہے۔ بھوک لگنے پر وہ پھل، جڑ، تنا، جانور کا گوشت اور چیونٹی تک کھاتا ہے۔ وہ پھلوں کی تلاش میں پیڑ پر چڑھ جاتا ہے۔ اُسے شہد کے چھتّے سے شہد نکال کر کھانے میں بہت لطف آتا ہے۔

سُست رفتار بھالو کے سینے پر سفید رنگ کا نشان ہوتا ہے جس کی شکل انگریزی کے لفظ "V" وی کی طرح ہوتی ہے۔ یہ بہت دور نہیں دیکھ پاتا اور اس کے کان بھی بہت ہلکی آوازوں کو نہیں سنتے۔ اس کے ناخن بہت بڑے اور نوکیلے ہوتے ہیں۔ جب یہ اپنے پچھلے پیروں پر کھڑا ہوتا ہے تو دور سے انسان جیسا نظر آتا ہے۔

سُست رفتار بھالو گھریلو قسم کا کھلنڈر جانور ہوتا ہے اور اگر اسے ستایا نہ جائے تو اسے غصہ بھی نہیں آتا۔

بچّوں کو بھالو سے بہت دلچسپی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ بچّوں نے بھالو کی بہت سی کہانیاں سنی

ہمالیہ کا بھورا بھالو



ہوتی ہیں اور ٹیڈی بیر کے کھلونے پوری دنیا میں موجود ہیں اس کے علاوہ بچّوں نے اکثر گاؤں اور قصبات میں بھالو کو ناچتے دیکھا ہوتا ہے۔

بھالو کا تماشہ دکھانے والے کے ایک اشارے پر بھالو ناچنے اور طرح طرح کے کرتب دکھانے لگتا ہے اور ناظرین کو اپنی طرح طرح کی حرکتوں سے خوش کرتا ہے، خاص طور سے بچّوں کو۔ تماشہ دکھانے والا بھالو معصوم اور بھوکا نظر آتا ہے لیکن جنگل میں یہ بہت بڑا اور شاندار نظر آتا ہے۔

بھالو



ہمالہ کا کالا بھالو



پانڈا

پانڈا بھالو کے بچّے کی طرح نظر آتا ہے۔

بڑی نسل والا پانڈا ابھی ہندوستان میں دکھائی نہیں دیا لیکن اس بات کی امید کی جاتی ہے کہ نارتھ ایسٹ کے پہاڑوں مشرقی سرحد پر یہ مل سکتا ہے۔

چھوٹا پانڈا تو ہندوستان میں ملتا ہے۔ یہ بہت خوبصورت جانور ہوتا ہے گول منہ اور چھوٹے پیروں والا۔ اس کے جسم کی لمبائی تقریباً 60 سنٹی میٹر ہوتی ہے اور اس کی دُم کی لمبائی 40 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کے کان بڑے اور گول ہوتے ہیں اور چھوٹی سی تھوتھنی ہوتی ہے۔ اس کا رنگ ہلکا بادامی سا ہوتا ہے اور اس کی دُم پر دھاریاں ہوتی ہیں۔

یہ ہمالیہ میں نیپال سے سکّم تک پایا جاتا ہے اور برما کے اونچے پہاڑوں پر یہ 1525 میٹر تک کی اونچائی پر رہتا ہے۔ پانڈا پیڑوں پر سو کر دن گذارتا ہے۔ شام کو یہ درختوں سے اُتر کر کھانے کی تلاش میں نکلتا ہے اور صبح ہونے پر پھر درختوں پر چڑھ جاتا ہے۔

پانڈا جڑوں پتیوں اور درختوں سے ٹپکے پھلوں کو کھاتا ہے۔ چڑیا گھروں میں رکھے گیے پانڈے خوراک میں میٹھے کو بہت پسند کرتے ہیں انہیں جو بھی میٹھی چیز دی جاتی ہے اسے شوق سے کھاتے ہیں۔

یہ اپنے گلے سے باریک سیٹی جیسی آواز نکالتے ہیں بالکل ایسے جیسے چڑیاں چہچہاتی ہے۔



چمگادڑ

چمگادڑ دودھ پلانے والا واحد جانور ہے جو اُڑ سکتا ہے۔ اس کے جسم کے اوپر کی جھلّی جس سے یہ پرواز کر لیتا ہے اس کی وجہ سے یہ دوسرے جانوروں سے الگ ہے۔ اس کے پنکھ میں پَر نہیں ہوتے۔ چمگادڑ کے بازو اور پاؤں پر ایک جھلّی ہوتی ہے جسے وہ اپنے حساب سے پھیلا لیتا ہے۔ اس کی انگلیاں چھتری کی تیلیوں کی طرح کی ہوتی ہیں جو جھلّی کو کھولتی بند کرتی ہیں۔ چمگادڑ کی دُم بھی ہوتی ہے لیکن وہ چھوٹی بڑی ہوتی ہے اکثر اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ نظر بھی نہیں آتی۔

چمگادڑ رات میں کھاتے ہیں۔ وہ رات کے اندھیرے میں بہت تیزی کے ساتھ اطمینان سے اُڑتا ہے۔ انہیں قدرت نے ایک ایسی طاقت دی ہے کہ وہ اُڑتے وقت ٹکراتے نہیں ہیں۔

چمگادڑ کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ کُتر کر کھانے والے جانوروں کے بعد چمگادڑ ہی ہے جس کی سب سے زیادہ قسمیں ہوتی ہیں۔ چمگادڑ بہت بڑے بھی ہوتے ہیں اور بہت چھوٹے بھی موجود ہیں۔ ان میں کھانے کی عادتیں بھی جدا جدا ہوتی ہیں۔ یہ گوشت، کیڑے اور پھل کھاتے ہیں۔ یہ ہر قسم کے پھل کھاتے ہیں، پھولوں کا رس پیتے ہیں اور فصلوں کو بے حد نقصان پہنچاتے ہیں۔

کُتر کر کھانے والے جانور

ہندوستانی بڑی گلہری

ہندوستانی بڑی گلہری دنیا میں پائی جانے والی بڑی گلہریوں میں سے ایک ہے۔ اس کے جسم کی لمبائی 35 سے 40 سنٹی میٹر اور دُم تقریباً 60 سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہے۔ یہ گنگا ندی کے جنوب میں واقع گھنے جنگلات میں پائی جاتی ہے۔ جنوبی ہندوستان کی کچھ پہاڑیوں اور سری لنکا میں بھورے رنگ کی بڑی گلہری پائی جاتی ہے۔ یہ اس طرح مختلف ہے کہ اس کی پیٹھ اور دُم کا رنگ بھورا مٹیالہ، بھورا اور کسی حد تک سفید مائل ہوتا ہے۔

گلہری کی تیسری قسم ملائن بڑی گلہری کہلاتی ہے۔ جو ہندوستان میں گنگا کے شمال میں، آسام اور سکّم کے علاوہ بھوٹان اور نیپال میں پائی جاتی ہے۔ اس کا رنگ گہرا بھورا، تقریباً کالا ہوتا ہے اور پیٹ بھینس کی کھال کے رنگ کا ہوتا ہے۔

بڑی گلہریاں جنگلوں میں رہتی ہیں۔ ان کے متعلق اہم بات یہ ہے کہ ایک پیڑ سے دوسرے پیڑ تک چھلانگ مار کر پہنچ جاتی ہیں، یہ تقریباً 6 میٹر کی دوری تک چھلانگ لگا لیتی ہیں۔ یہ درختوں کی اونچی شاخوں پر رہتی ہیں اور مشکل سے ہی کبھی زمین پر اُترتی ہیں۔ ہندوستانی بڑی گلہری بہت مشکل سے نظر آتی ہے کیوں کہ یہ شرمیلے مزاج کی ہوتی ہے اور گھنے درختوں میں خود کو چھپائے رکھتی ہے۔ اس کی موجودگی کا علم اس کی تیز آواز سے ہوپاتا ہے جو لمحہ بھر کی تیز آواز ہوتی ہے۔ جب یہ کسی چیز سے ڈر جاتی ہے تو ایسے میں یہ بھاگتی نہیں ہے بلکہ درختوں کی شاخوں، یا گھنے پتوں کے درمیان چھُپ جاتی ہے۔

بڑی ہندوستانی گلہری اکیلے رہتی ہے یا جوڑے کی شکل میں نظر آتی ہے یہ بہت بڑا گول گھونسلا پتوں اور ٹہنیوں کی مدد سے بناتی ہے جو پیڑ کی موٹی شاخوں کے تنے پر نہیں بلکہ اونچی شاخوں پر ہوتے ہیں۔ ایک ہی گلہری کے ایک ساتھ کئی گھونسلے بھی آس پاس کے پیڑوں پر ہو سکتے ہیں۔

ایک اور خوبصورت بڑی گلہری ہوتی ہے، ہمالین گلہری جو سکّم بھوٹان آسام اور نیپال میں پائی جاتی ہے۔ سنترے کی عاشق گلہری گہرے لال، بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ اونچے پہاڑوں پر درختوں کے تنے کے اندر رہتی ہے۔ یہ درختوں کے ٹپکے پھلوں کو کھانے کے لیے نیچے زمین پر اُترتی ہے۔



دھاری دار گلہری

دھاری دار گلہری ہندوستان میں پائی جانے والی گلہریوں میں سب سے عام ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں: پانچ دھاری والی اور تین دھاری والی۔

سب سے زیادہ عام پانچ دھاری والی گلہری ہے جو ہندوستان میں پائے جانے والے جانوروں میں سب سے عام ہے۔ اب یہ جنگل کے جانوروں میں شمار نہیں ہوتی۔ یہ ہر اس جگہ پائی جاتی ہے جہاں جہاں آدمی آباد ہے۔ یہ اپنے گھونسلے گھروں میں، باغوں میں، درختوں یا جھاڑیوں میں بناتی ہے۔ یہ شور شرابہ، دوڑنے اور اُچھل کود کرنے والی مخلوق ہے۔ اس کے جسم کی لمبائی 13 سے 15 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

تین دھاریوں والی گلہری جنگلی جانور ہے۔ یہ بہت کرخت آواز منہ سے نکالتی ہے اور اسے دہراتی رہتی ہے۔ یہ دوسری گلہریوں کی طرح سب کچھ کھاتی ہے۔ جیسے پھل، گری دار میوے، نئی کونپلیں اور پرندے وغیرہ۔ یہ کئی پھولوں کا رس بھی پیتی ہے۔ گلہریوں کو پال کر سادھا بھی جاسکتا ہے۔

اُڑنے والی گلہری

اُڑنے والی گلہری جنگلات میں پائی جاتی ہے۔ اس کی مختلف قسمیں ہندوستان میں کئی جگہ پائی جاتی ہیں۔ دوسرے گلہریوں سے ہٹ کر اُڑنے والی گلہری رات میں جاگتی ہے۔
اُڑنے والی گلہری کے بازوؤں کے درمیان ایک جھلّی ہوتی ہے۔ جب وہ جھلّی کو سمیٹ لیتی ہے



اُڑنے والی گلہری

تب یہ دوسری گلہریوں سے الگ نہیں لگتی۔ اپنی جھلّی کی وجہ سے یہ سُست رفتار ہوتی ہے۔ جب یہ ہوا میں پرواز کرتی ہے اس وقت اس کی جھلّی کھُل کر پھیل جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ آرام سے نیچے کی طرف اُڑتی ہے۔ اس سے یہ احساس ہوتا ہے جیسے وہ اُڑ رہی ہو جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اُڑتی نہیں۔ بلکہ اس ترکیب سے وہ اونچی سطح سے نیچے کی سطح کی طرف آتی ہے۔ نیچے اُترنے کی اس ترکیب کے دوران گلہری سمت تبدیل نہیں کرسکتی۔

چوہااور چوہیّا

انسان کے قریب بسنے والے تمام دودھ پلانے والے جانوروں میں سب سے زیادہ نقصان پہچانے والوں میں چوہا اور چوہیّاہیں۔ان کی بے حساب بڑھنے والی آبادی انسان کو ان پر قابو نہیں پانے دیتی۔ان کی وجہ سے ہونے والے نقصان میں صرف کھیتی کو ہی شمار کیا جائے تو وہ بے حساب ہے۔ ہر طرح کے اناج چاہے وہ کسی بھی صورت میں ہوں ان کی محبوب غذا ہیں۔ بیج ڈالنے سے لے کر ان کو پھوٹنے تک، فصل کے پکنے اور اناج کو گودام میں رکھنے تک ہر سطح پر چوہے حملہ کرتے رہتے ہیں۔ پھل سبزیوں پر بھی ان کے حملے کافی جان لیوا ہوتے ہیں بلکہ گھر کے دوسرے سامان کو بھی یہ برباد کرتے ہیں۔

چوہے اور چوہیّا سے خطرناک بیماریاں بھی پھیلتی ہیں۔ چوہوں کے ذریعے کُتری چیزوں کو کھانے سے آدمی اور جانور بیمار پڑتے ہیں۔ طاعون جیسی خطرناک بیماری چوہے ہی پھیلاتے ہیں۔ ہندوستان میں کئی قسم کے چوہے اور چوہیّائیں پائی جاتی ہیں، پہلی وہ جو کھیتوں میں رہتی ہیں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتی ہیں، دوسری وہ جو آبادی سے دور جنگل اور جھاڑیوں میں رہتی ہیں اور آخری جو گھروں یا آبادی میں پائی جاتی ہیں۔



سیہہ (خار پشت)

کُتر کر کھانے والے جانوروں کے خاندان میں سیہہ دوسروں سے الگ ہے۔ اس کا جسم لمبی نوکیلی کانٹے دار سیخوں سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کی گردن اور کندھے کھڑے کانٹوں سے سجے رہتے ہیں۔ سیہہ کا کانٹا اس کی پیٹھ پر اُبھرا رہتا ہے۔ سیہہ کے سبھی کانٹے گہرے بھورے یا کالے اور سفید رنگ کی دھاریوں سے سجے ہوتے ہیں۔

سیہہ



ایک الگ رنگ کی سیہہ بھی پائی جاتی ہے اسے لال سیہہ کہتے ہیں۔ یہ شمالی ہندوستان میں کئی جگہوں پر پائی جاتی ہے۔ یہ تھوڑی چھوٹی اور چمکیلی ہوتی ہے۔

سیہہ ملک میں تقریباً ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ ہندوستانی سیہی کو پہاڑی علاقے زیادہ راس آتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو کسی بھی موسم میں ڈھال لیتی ہے۔ یہ کھلے میدانوں میں اور جنگلات میں رہتی ہے۔

سیہہ دشمن پر اپنے کانٹوں سے حملہ کرتی ہے۔ یہ اپنے کانٹوں کو سیدھا کھڑا کر کے دشمن پر دھاوا بول دیتی ہے اور کانٹے اس کے جسم میں گھُسا دیتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بار ایک تیندوا سیہہ کے کانٹوں سے گھائل ہو کر مر گیا تھا۔ ایک شیر بھی اسی طرح مرا تھا۔

خرگوش اور کھریا

خرگوش اور کھریا تیز دوڑنے کے لیے مشہور ہیں۔ ان کے پچھلے پیر لمبے اور، کان لمبے ہوتے ہیں

آنکھیں بڑی ہوتی ہیں اور مونچھیں ہوتی ہیں۔ان کی کھال پر خوبصورت نرم گھنے اونی بال ہوتے ہیں۔ ان میں سونگھنے اور سننے کی اچھی طاقت ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ خاموش رہتے ہیں لیکن ڈرنے پر لمبی آوازیں نکالتے ہیں۔ پیٹ بھرنے کے لیے یہ گھاس، پتیاں، جڑیں، رس دار پھل، اناج اور پیڑوں کی چھال کھاتے ہیں۔

خرگوش اور کھر یے پورے ہندوستان کے جنگلوں اور میدانوں میں پائے جاتے ہیں۔ان کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے کچھ گاؤں کے قریب اور کھیتوں میں رہتے ہیں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ بلوں میں رہتے ہیں۔

کُتر کر کھانے والے اس جانور کی نسل بہت تیز بڑھتی ہے کبھی کبھی تو ہر چھ ہفتہ بعد ان کے بچّے پیدا ہوتے ہیں۔

کچھ خرگوش پالتو ہوتے ہیں جن کو پالا جاتا ہے۔

عام طور پر ان کی لمبائی 40 سے 50 سنٹی میٹر تک ہوتی ہے۔

خرگوش



ہاتھی

زمین پر رہنے والے جانوروں میں ہاتھی سب سے بڑا ہے۔ دودھ پلانے والے جانوروں میں یہ سب سے پرانا ہے۔ دیکھنے میں یہ بالکل الگ ہے۔اس کے جسم کے سب سے نمایاں حصوں میں بڑا سا

سونڈ ہے پھر اس کی بہت لمبی ناک ہے یہ مضبوط اور لچیلی ہوتی ہے۔ ہاتھی اپنے سونڈ سے وہ سب کام کر سکتا ہے جو آدمی اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ ہاتھی اپنے سونڈ سے سانس لیتا ہے۔ وہ اپنے سونڈ میں پانی بھر کر اپنے منہ میں ڈالتا ہے اور اپنے جسم پر بوچھار کرتا ہے۔ اس کا سرا گھماؤدار ہوتا ہے جو زمین کو چھو لیتا ہے۔

ہاتھی کی ایک اور شاندار چیز ہے اس کے دو لمبے دانت۔ عام طور پر نر ہاتھیوں کے لمبے دانت ہوتے ہیں جو کئی طرح اور سائز کے ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ نر ہاتھی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے باہری دانت بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن مادہ ہاتھی کے باہری دانت نہیں ہوتے۔

عام طور پر ایک بالغ ہاتھی کی اونچائی 2.75 میٹر ہوتی ہے۔

ہاتھی کی خوراک میں کئی طرح کی گھاس، پتیاں، کئی درختوں کی چھالیں، بانس اور کیلا شامل ہے۔ ایک بڑا ہاتھی 270 سے 320 کلو چارہ روز کھاتا ہے۔ ہاتھی کی نگاہ بہت تیز نہیں ہوتی لیکن سونگھنے اور سننے کی طاقت ان میں خوب ہوتی ہے۔

ہاتھی کو چڑیا گھروں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

گاؤں اور قصبات میں ان سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ بھاری سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں، مندروں کے باہر اور جلوسوں میں بھی ہاتھی سے کام لیا جاتا ہے۔ جنگلی ہاتھی کو پکڑ کر سادھا جاتا ہے اور اسے پالتو بنایا جاتا ہے۔

جنگلی ہاتھی گھمکڑ ہوتے ہیں۔ وہ دور تک کے فاصلہ طے کرتے ہیں یا کسی بھی علاقے میں دور دور تک چلتے چلے جاتے ہیں مہینوں تک دور نکل جانے کے بعد پھر واپس اسی جگہ لوٹ آتے ہیں جہاں سے چلے تھے۔ وہ پانچ سے پچاس یا اس سے بھی زیادہ کے جھنڈ میں ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ہر جھنڈ کا ایک لیڈر ہوتا ہے جو سب سے بڑا اور تجربے کار ہوتا ہے۔ لیڈر اپنے جھنڈ کے ہاتھیوں کا پورا خیال رکھتا ہے اور انہیں ہر طرح کے خطروں سے بچاتا ہے۔

جھنڈ کے ہر ہاتھی کو اپنی ذمے داری کا احساس ہوتا ہے اور وہ اسی حساب سے کام کرتا ہے۔ جب



جھنڈ سفر پر نکلتا ہے تو اپنے بچّوں کو درمیان میں لے کر چلتا ہے۔ اگر جھنڈ کے کسی ہاتھی پر کوئی مصیبت آتی ہے تو باقی ہاتھی اس کی مدد کو آجاتے ہیں۔ اگر ہاتھیوں کا جھنڈ بڑا ہو اور راستے میں خوراک کی کمی محسوس ہو تو وہ اپنے جھنڈ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دو الگ سمتوں چل پڑتے ہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ

پھر آتے ہیں اُن سے ملتے ہیں اور پھر ان کا جھُنڈ ایک ہو جاتا ہے۔ہاتھیوں کے دو الگ جھُنڈ کبھی ایک نہیں ہوتے۔

فطری طور پر ہاتھی قبیلے کی شکل میں رہنے والا سماجی جانور ہے۔ان کے یہاں ان کے قبیلے کے قاعدے قانون ہوتے ہیں۔بچّے کی پیدائش کے وقت سبھی مادہ ہاتھی مدد کو تیار رہتی ہیں جیسے وہ نرس ہوں۔وہ ماں سے زیادہ کام کرتی ہیں۔

ہاتھی کی زندگی عام طور پر 60 سے 70 برس کی ہوتی ہے۔کچھ ہاتھی اور زیادہ جیتے ہیں اور ان کی عمر 100 سال تک پہنچ جاتی ہے۔

ہندوستان میں جنگلی ہاتھی آسام، میسور، تامل ناڈو، کیرلا اور اُتر پردیش کے ترائی کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔یہ جانور برما، کمبوڈیا، لاؤس، تھائی لینڈ، ویت نام اور سری لنکا میں بھی پائے جاتے ہیں۔افریقہ میں بھی بہت ہاتھی ہوتے ہیں وہ ہندوستان کے ہاتھی سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں ہاتھی پکڑنے کے دو طریقے ہیں۔ایک طریقہ انہیں گڈھوں میں پکڑنے کا ہے۔یہ گڈھے ہاتھی کے راستوں میں بنائے جاتے ہیں، گڈھے کے اوپر نظر نہ آنے والے لکڑی کے پھٹّے رکھ دیے جاتے ہیں جن کے اوپر مٹی اور گھاس بچھا دی جاتی ہے۔

ہاتھی ان گڈھوں میں گر جاتا ہے۔اس کے بعد سدھے ہوئے ہاتھیوں کی مدد سے اس ہاتھی کو باہر نکالا جاتا ہے اور اسے سادھ کر پالتو بنایا جاتا ہے۔

دوسرے طریقے کو 'کھیڈا' کہا جاتا ہے۔ہاتھی کو ایک بڑے سے ہاتے میں دھکیلا جاتا ہے اور وہاں سے ایک ایک ہاتھی کو پالتو ہاتھیوں کی مدد سے باہر نکال کر سادھا جاتا ہے۔اور اس طرح انہیں پالتو بنایا جاتا ہے۔

قدیم زمانے سے انسان نے ہاتھیوں سے بہت کام لیے ہیں۔پرانے زمانے میں ہاتھی فوج کا اہم حصہّ ہوا کرتے تھے۔کہا جاتا ہے کہ راجہ چندر گپت موریہ کی فوج میں دس ہزار ہاتھی شامل تھے۔

ہاتھی بہت سمجھدار جانور ہے۔لیکن آدمی کی طرح ایک ہاتھی کی سمجھ سے دوسرے ہاتھی کی سمجھ

الگ ہوتی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کی یادداشت بہت اچھی ہوتی ہے۔ ہاتھی کے بارے میں سب سے مزے دار بات یہ ہے کہ وہ انسان کی بات کو اس کی زبان کو اور اشاروں کو سمجھ لیتا ہے۔

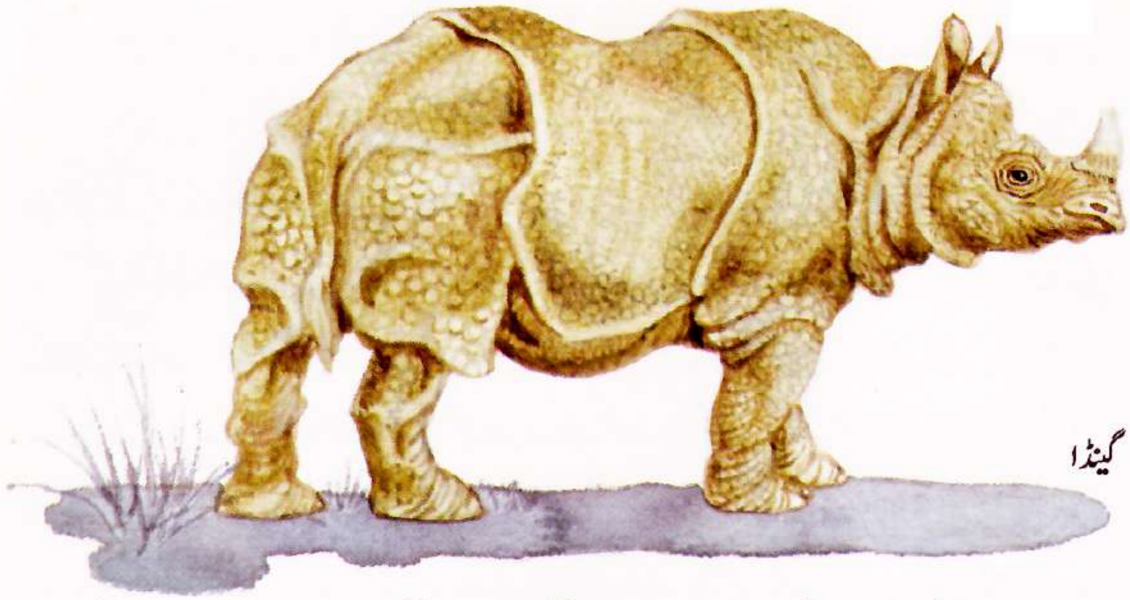
مہاوت کو یقین ہوتا ہے کہ ہاتھی اس کی ہر بات کو سمجھ رہا ہے، مہاوت کچھ خاص لفظوں میں اسے ہدایت دیتا ہے۔ ہاتھی کی ایک الگ شخصیت ہوتی ہے۔ وہ جذبات کو سمجھتا ہے۔ ہاتھی کو غصہ بھی آتا ہے اور جب غصہ آتا ہے تب وہ بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔

گینڈا

قدیم ترین زمانے میں جب زمین کا وجود ہوا تھا بہت سے عجیب اور دیو قامت جانور اس پر چلا کرتے تھے۔ اس طرح کے تمام جانوروں کا بہت پہلے خاتمہ ہو چکا ہے۔ ان تمام جانوروں کے جسم کی بناوٹ اور ڈھانچوں کا علم جو اس زمین پر رہا کرتے تھے اس طرح ہوا کہ پہاڑوں پر ان کی ہڈیاں اور ڈھانچوں کو آدمی نے کھدائی کر کے نکالا۔ غالباً گینڈا انہیں عجیب جانوروں میں سے ایک ہے جو اب تک پایا جاتا ہے۔

گینڈا دیکھنے میں کسی طرح خوبصورت نظر نہیں آتا۔ وہ ایک لمبے چوڑے اور مضبوط جسم کا مالک ہوتا ہے، اس کے پیر طاقتور ہوتے ہیں اور اس کی کھال ڈھال کی طرح موٹی ہوتی ہے جس پر بال یا فر کچھ نہیں ہوتا۔ اس کے ایک سینگھ بھی ہوتا ہے (کبھی کبھی دو بھی ہوتے ہیں) جو اس کی ناک کے اوپر ہوتا ہے۔ اس کا سینگھ اصل میں سینگھ یا ہڈی نہیں ہوتا بلکہ بے شمار گچھے نما بالوں کی پلاسٹر کی ایک شکل ہوتی ہے جو بہت سخت ہوتی ہے۔ یہ گوشت کی بنی ہوتی ہے اور ٹوٹ جانے کی صورت میں دوبارہ نکل آتی ہے۔ سینگھ سے گینڈا اپنے بچاؤ کے ساتھ ساتھ حملہ بھی کرتا ہے۔ اس کا منہ کچھ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے کان کی شکل قلفی جیسی ہوتی ہے۔ جس کے کناروں پر بال اُگے ہوتے ہیں۔ اس کی دُم چھوٹی ہوتی ہے جس کے سر پر بال ہوتے ہیں۔

گینڈے کی موٹی کھال دراصل نرم ہوتی ہے۔ اسے ایک چھوٹے چاقو تک سے کاٹا جا سکتا ہے۔ سوکھنے پر یہ کھال سخت ہو جاتی ہے۔


گینڈا

دنیا میں پانچ طرح کے گینڈے ہوتے ہیں: عظیم ہندوستانی گینڈا، افریقہ کا کالا اور سفید گینڈا، جاوا گینڈا اور سمترا کا گینڈا۔

سائز کے اعتبار سے ہندوستانی گینڈا افریقہ کے سفید گینڈے کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ ہندوستانی گینڈے کا ایک سینگھ ہوتا ہے۔ نر اور مادہ دونوں کے ایک ہی سینگ ہوتا ہے اور ایک برابر۔ گینڈے کی کھال بہت موٹی ہوتی ہے جو پرت کی شکل میں اس کے کندھے پر چپکی ہوتی ہے۔ گینڈے کے پچھلے حصّے میں اس کی ران تک اس کی کھال ڈھال کی طرح گہری تہوں کی صورت میں ہوتی ہے۔ گینڈا گھاس اور سرکنڈوں کی جھاڑیوں کو کھاتا ہے۔

ہندوستانی گینڈا تقریباً 180 سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ یہ جانور تنہا رہنا پسند کرتا ہے، جب کہ ایک ہی جنگل میں کئی گینڈے ہوتے ہیں لیکن سب کے اپنے علاقے ہوتے ہیں۔ چوں کہ ان کی نگاہ بہت تیز نہیں ہوتی یہ دائیں یا بائیں زیادہ نہیں دیکھ پاتے اس لیے جب کسی پر حملہ کرتے ہیں تو سیدھے دوڑتے ہیں۔ جب یہ دوڑ کر حملہ کرنے آرہا ہو تو اس سے بچنے کے لیے اس کی سیدھ سے تھوڑا ہٹ جانا چاہیے۔

ہندوستان میں گینڈے زمانہ قدیم سے پائے جاتے ہیں۔ مغربی شمال کی سرحد سے آسام تک کے

جنگلوں میں اور ہمالیہ کی ترائی والے علاقوں کے ساتھ ساتھ گنگا کے کنارے آباد جنگلات میں گینڈے آباد ہیں۔ وقت کے ساتھ ان کی تعداد میں کمی آنے لگی اور ملک کے کئی علاقوں سے یہ غائب ہی ہو گئے۔ اب گینڈے صرف آسام، بنگال اور نیپال کے ترائے والے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ گینڈے کے سینگ سے بہت سی بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ اس خیال کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا۔ اسی وجہ سے انسان نے گینڈوں کو مارنا شروع کر دیا۔ گینڈے کی آبادی تیزی سے کم ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کچھ جگہوں پر گینڈے کے خون اور پیشاب کو بھی دوا مانا گیا ہے۔

گینڈے کی ایک عجیب عادت ہوتی ہے کہ وہ کسی ایک جگہ پر پاخانہ کرتا ہے۔ اس کام کے لیے اکثر اسے دور سے لوٹ کر اسی جگہ پر آنا ہوتا ہے۔ اس کی اس عادت سے شکاری کو اس کا شکار کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

ہندوستان میں گینڈے کا شکار قانوناً جرم ہے۔ کسی کو بھی اس کے شکار کی اجازت نہیں ہے۔ بہت سے علاقوں میں ان کی حفاظت کا پورا بندوبست ہے جس کی وجہ سے امید کی جاتی ہے کہ اب اس جانور کی نسل محفوظ رہے گی۔ لیکن غیر قانونی طور پر اب بھی اس کا شکار کیا جارہا ہے۔

آسام میں قاضی رنگا حیوانات پناہ گاہ قائم کر کے گینڈے کی حفاظت کی جارہی ہے۔ اس پناہ گاہ میں بہت سے گینڈے ہیں امید ہے وہاں یہ جانور بچے رہ پائیں گے۔

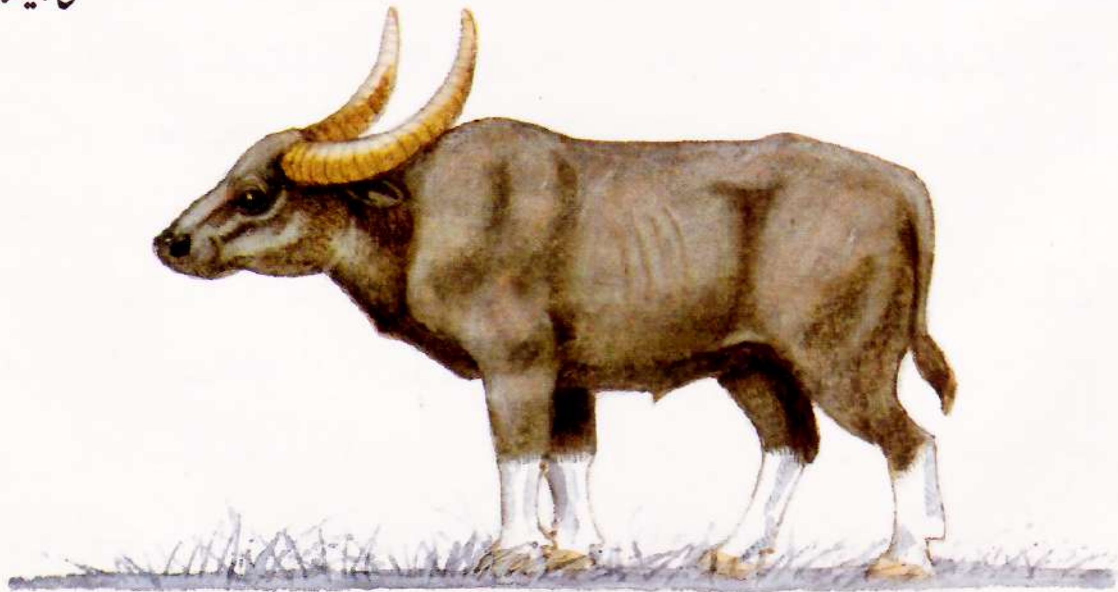
جنگلی بھینس

جنگلی بھینس آسام، اڑیسہ، میسور، تامل ناڈو اور مدھیہ پردیش کے جنگلات میں پائی جاتی ہے۔ دیکھنے میں یہ پالتو بھینس جیسی نظر آتی ہے لیکن پالتو کے مقابلے میں زیادہ تندرست اور چست ہوتی ہے۔ پالتو بھینس کی طرح یہ بھی سلیٹی، کالے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے پیر سفیدی مائل رنگ کے

ہوتے ہیں۔ اس کے سینگ لمبے اور مضبوط ہوتے ہیں، جو چپٹے اور تکونے ہوتے ہیں۔ بھینس کے سینگ اتنے بڑے نہیں ہوتے جتنے کہ بھینسے کے ہوتے ہیں۔

جنگلی بھینس جنگلات میں جہاں بھی زیادہ مقدار میں گھاس ہوتی ہے اس علاقے میں گھوما کرتی ہیں۔ انہیں وہ علاقے پسند آتے ہیں جہاں نمی ہو اور پانی کے تالاب ہوں۔ یہ اپنا بہت سا وقت پانی کے اندر گذارتی ہیں۔ یہ گھاس پر گزارہ کرتی ہیں اور صبح و شام دونوں وقت گھاس کھاتی ہیں، دوپہر کا وقت یہ سایے میں یا پانی میں بیٹھ کر گزارتی ہیں۔ ان کی بینائی بہت تیز نہیں ہوتی لیکن ان میں سونگھنے اور سننے کی طاقت خوب ہوتی ہے۔ جنگلی بھینس ریوڑ میں رہنا پسند کرتی ہیں جو چھ سے بیس تک بھینسوں کے ہو سکتے ہیں۔ ان کے ریوڑ خوب تیز چلتے ہیں اور خطرہ دیکھ کر پلک جھپکتے ہی یہ غائب ہو جاتے ہیں۔ جنگلی بھینس انسان سے دور نہیں بھاگتی۔ موقع ملنے پر یہ کھیتوں میں گھس جاتی ہیں اور فصل کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ جنگلی بھینسا بہت طاقتور ہوتا ہے۔

جنگلی بھینسا



وہ ڈرنا نہیں جانتا۔ وہ شیر تک سے مقابلہ کر لیتا ہے۔ کئی بار ایسا ہوا ہے کہ شیر اپنی جان بچا کر بھاگا ہے۔

ایک بھینسا بلا وجہ بھی حملہ کر سکتا ہے۔ لیکن ہر بھینسے کے ساتھ ایسا نہیں ہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو انسانوں کو قریب آنے دیتے ہیں اور انسان انہیں چھو بھی لیتا ہے۔

لیکن کچھ انہیں دوڑا لیتے ہیں۔ وہ بھینس جس کا کٹرا چھوٹا ہوتا ہے۔ وہ بہت خطرناک ہوتی ہے۔

پالتو بھینس پورے ہندوستان میں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ بہت پہلے ساری بھینسیں جنگلی ہی تھیں۔ انسان نے انہیں پکڑا، قابو میں کیا اور پالتو بنالیا بلکہ انہیں کئی دوسرے کاموں میں استعمال کیا جانے لگا۔

یاک

یاک دیکھنے میں بہت کچھ گائے جیسا ہوتا ہے، لیکن یہ اس سے بڑا اور طاقتور ہوتا ہے اور اس کے جسم پر لمبے بال ہوتے ہیں۔ یاک بلندیوں پر آسانی سے چڑھ جاتے ہیں، یہ سمندر کی سطح سے 4,270 سے 6100 میٹر کی بلندی پر رہتے ہیں۔ بہت پہلے یہ سب کے سب جنگلی تھے اور کشمیر سے چین تک گھاس کے میدانوں میں گھوما کرتے تھے۔ ایک زمانے سے تبّت کے لوگ اسے پالتو بنائے ہوئے ہیں۔ انہیں بوجھ اُٹھانے اور سواری کے کام میں لایا جاتا ہے۔ یہ پالتو جانوروں کی طرح ریوڑ میں رہتے ہیں اور لگاتار دودھ دیتے ہیں۔ جس طرح ہندوستان میں گائے کا دودھ استعمال ہوتا ہے اسی طرح تبّت میں ان کا دودھ اور مکھن استعمال میں لایا جاتا ہے۔

جنگلی یاک کالے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کے گھنے لمبے بال ہوتے ہیں۔ ایک بالغ نر یاک کی اونچائی 170 سے 185 سنٹی میٹر تک ہوتی ہے۔

پالتو یاک کچھ چھوٹے قد کا ہوتا ہے، اس کے کئی رنگ ہوتے ہیں سفید سے کالے تک اور درمیان کے تمام شیڈ بھی پائے جاتے ہیں۔

یاک



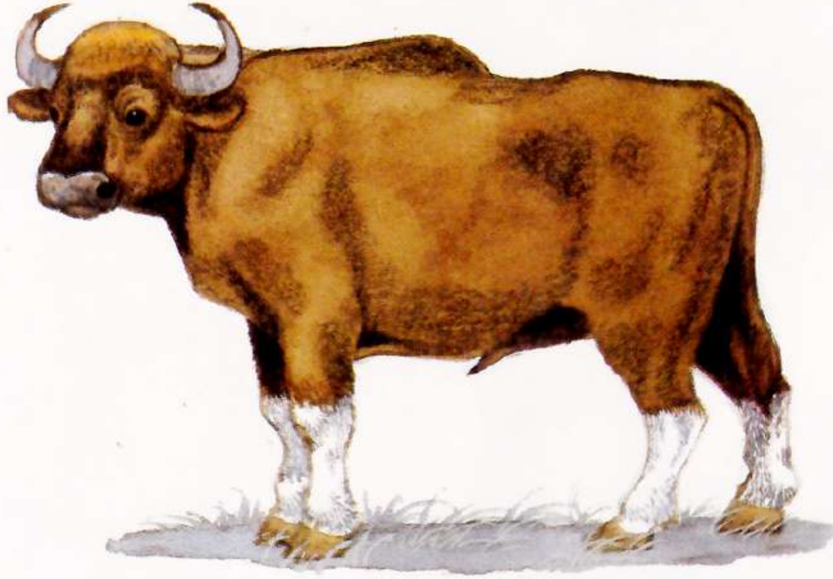
گرمیوں میں جنگلی یاک ہندوستان کے مشرقی اور شمالی کشمیری علاقوں میں داخل ہو جاتے ہیں اور ہمالیہ کے مرکزی درّوں سے بھی ان علاقوں میں داخل ہوتے ہیں۔

ایک اور جانور یاک جیسا ہوتا ہے جو گائے اور یاک کی مخلوط نسل ہے اس جانور کو میتھون کہتے ہیں۔ یہ عام طور پر بوجھا ڈھوتا ہے۔

گوڑ

گوڑ مضبوط جسم والا بہت طاقتور جنگلی جانور ہے۔ کندھے پر اس کی اونچائی 195 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ یہ گہرے مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کے پاؤں کا نچلا حصہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

گوڑ مرکزی ہندوستان، آسام اور جنوبی ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک جنگلی جانور ہے جو پہاڑی علاقوں میں چھوٹے جھنڈ کی صورت میں گھوما کرتا ہے۔ ہر جھنڈ ایک یا دو سانڈھوں کی نگرانی میں رہتا ہے۔ اکثر ان کا ریوڑ پہاڑ سے نیچے اُتر تا ہے اور فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ شرمیلا جانور ہے لیکن ایک اکیلا سانڈ بھی بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔



گوڑ

جنگلی گدھا

جنگلی گدھا ہمارے یہاں کے گھوڑے کے خاندان اور جنگلی قبیلے کی نمائندگی کرتا ہے گھوڑے کے قبیلے میں گھوڑے کے علاوہ گدھے اور زیبرے کا شمار کیا جاتا ہے۔ ان تمام جانوروں کے پیروں میں ایک اکیلا کھُر ہوتا ہے یہ کھُر مضبوط اور بڑے ڈبّے کی طرح ہوتا ہے۔

ہندوستان کا جنگلی گدھا کچھ کے رَن ریگستان، ہندوستان کے شمال اور مغربی ریگستان میں اور اس کے علاوہ بلوچستان میں بھی پایا جاتا ہے۔ یہ 110 سے 120 سنٹی میٹر تک اونچا ہوتا ہے اور ہندوستان کے پالتو گدھے سے اونچا ہوتا ہے۔ اس کی کھال کا رنگ لالی لیے بھورے سے لے کر ہلکا پیلا بادامی ہوتا ہے۔


جنگلی گدھا

اس کی پیٹھ سے دُم تک گہرے بھورے رنگ کی اُبھری ہوئی ایال ہوتے ہیں۔ اس کے پیٹ کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ پالتو گدھے کے مقابلے اس کے کان چھوٹے ہوتے ہیں۔

جنگلی گدھے کے بچّے کو پالتو بنایا جاسکتا ہے لیکن بالغ کو ممکن نہیں ہے۔ انہیں موقع مل جائے تو رات کے اندھیرے میں یہ پوری فصل کھاڈالتے ہیں، اور دن کے اُجالے میں یہ کم یاب گھاس کو اور ہریالی رَن کے کناروں پر چرتے رہے ہیں۔ یہ بہت ہوشیار ہوتے ہیں اگر انہیں انسان کی آمد کی ذرا بھی بھنک ہوتی ہے تو یہ سرپٹ رَن کے سپاٹ میدانوں میں بھاگ جاتے ہیں۔ ان کے دوڑنے کی رفتار 51 سے 54 کلومیٹر فی گھنٹہ اور جب یہ تھکے ہوتے ہیں ان کے دوڑنے کی رفتار 45 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

چھوٹے سے رَن کے یہ باشندے گدھے، سمتل اُگی گھاس جسے بٹس کہتے ہیں کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ بٹس ایک طرح کی سوکھی گھاس ہوتی ہے۔ لیکن برسات میں بہت تیزی سے ہری ہوکر پھیل جاتی ہے۔ جب بٹس باڑھ میں ڈوب جاتی ہے تو ان گدھوں کے جھُنڈ اونچے مقامات پر گھاس کی تلاش میں ایک جزیرے سے دوسرے پر گھومتے پھرتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں جب یہ بٹس گھاس سوکھ جاتی ہے تو یہ گدھے ان علاقوں کو تلاش کرلیتے ہیں جہاں پورے پورے سال پانی موجود رہتا ہے۔

جنگلی گدھا ایک ناپید جانور ہے جو دنیا کے باقی حصوں میں تقریباً غائب ہوچکا ہے۔

جنگلی بھیڑ اور بکری

ہندوستان میں کئی قسم کی جنگلی بھیڑ اور بکریاں پائی جاتی ہیں۔ وہ دیکھنے میں پالتو بھیڑ اور بکریوں کی طرح ہوتی ہیں لیکن وہ زیادہ بڑی اور طاقتور ہوتی ہیں۔

اُریل

اُریَل چھوٹے قد کی جنگلی بھیڑ ہے جو لداخ میں پائی جاتی ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً 90 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ یہ پنجاب میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن یہاں بھی یہ چھوٹے سائز کی ہی ہوتی ہے۔ یہ اپنے چھوٹے قد کی وجہ سے ہی دوسری جنگلی بھیڑوں سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ سردی میں اس کا رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ یہ جنگلوں کے اوپر گھاس والے پہاڑ کی ڈھلانوں پر رہتی ہے اور تیز ڈھلانوں پر آسانی سے چلتی ہے۔ یہ کھڑی چٹانوں پر چڑھنے سے گریز کرتی ہے جن پر جنگلی بکریوں کی طرح اس کے پاؤں جم نہیں پاتے۔

ہریَل





نین

عام طور پر تقریباً 100 سنٹی میٹر اونچی نین یا عظیم تبّتی بھیڑ جنگلی بھیڑوں میں سب سے بڑی ہوتی ہے۔ یوں سمجھ لیجیے کہ یہ بارہ سنگھا جیسا جانور نظر آتا ہے۔ نر کے سر خوبصورت گھماؤدار سینگھ ہوتے ہیں اور اس کا رنگ ہلکا بھورا ہوتا ہے۔ اس کی گردن کا نچلا حصہ، سینہ، پیٹ اور پیروں کا نچلا حصہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ نین لداخ سے سکّم تک کے پہاڑوں پر پائے جاتے ہیں۔ کھانے کی تلاش میں یہ کُمایوں، نیپال اور دوسرے علاقوں تک چلے جاتے ہیں۔

یہ بھیڑ تبّت کے اونچے میدانوں تک چلی جاتی ہے۔ یہ کھانے کی تلاش میں ریوڑ کی شکل میں گھوما کرتی ہیں۔ موسم بہار میں یہ برفیلے علاقوں میں اس لیے چلی جاتی ہیں تاکہ درختوں کی نئی کونپلوں اور نئی گھاس کو کھا سکیں۔ گرمی کے موسم میں یہ 4,575 میٹر تک کی اونچائی پر چلی جاتی ہیں اور سردی میں نیچے کی وادیوں میں لوٹ آتی ہیں۔ یہ صبح سویرے اور شام کو گھاس کھاتی ہیں اور دن میں آرام کرتی ہیں۔

بھرل

بھرل یا نیلی بھیڑ بھی تبّتی جانور ہے جو لداخ، سکّم اور نیپال میں پائی جاتی ہے۔ یہ تقریباً 90 سنٹی میٹر اونچی ہوتی ہے۔ بھرل کا رنگ کتھئی ہوتا ہے، اور نیلی چمک لیے ہوئے ہوتا ہے۔ یہ گرمیوں میں اور کتھئی ہو جاتا ہے اور گرمیوں میں اس میں نیلا پن زیادہ ہو جاتا ہے۔

اس کا سائز بھیڑ اور بکری کے درمیان کا ہوتا ہے۔ اس کی عادتیں بھی بھیڑ اور بکری دونوں سے ملتی ہیں۔ یہ بھیڑ کی طرح گھاس سے بھرے ڈھلانوں پر گھومتی ہے اور بکری کی طرح یہ اونچی چٹانوں اور پہاڑوں پر چڑھ جاتی ہے۔ یہ سیدھی چڑھائی پر چڑھ جاتی ہے۔ گرمیوں میں انہیں ایک ساتھ دس سے چالیس تک کے جھُنڈ میں گھومتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

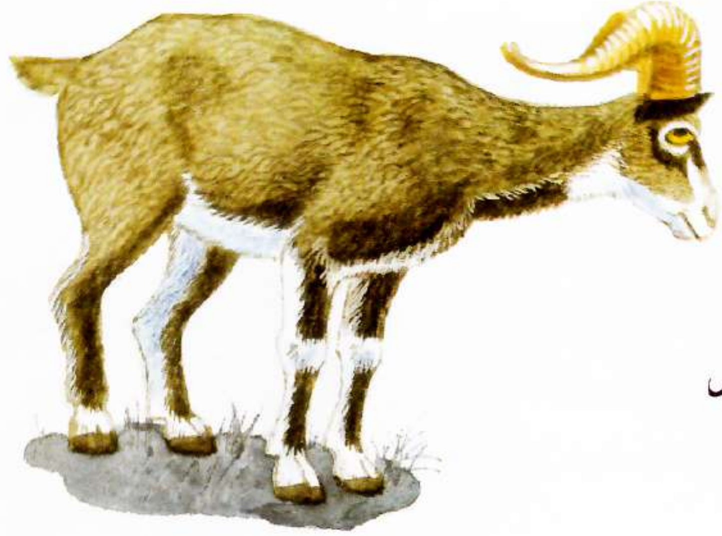
جنگلی بکری

جنگلی بکری تقریباً 95 سنٹی میٹر اونچی ہوتی ہے، مادہ کچھ چھوٹی ہوتی ہے۔ ان کے سینگھ بڑے ہوتے ہیں تقریباً 100-115 سنٹی میٹر اگر وہ نر ہے تو۔

جنگلی بکری ہٹّی کٹّی ہوتی ہے۔ نر کی لمبی داڑھی ہوتی ہے اور اس کے بال موٹے اور اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ بال جاڑوں میں اسے سردی سے بچاتے ہیں۔ اس کے بالوں کا رنگ پیلا پن لیے سفید ہوتا ہے جو سردیوں میں بھورا ہو جاتا ہے اور گرمیوں میں گہرے رنگ کا ہو جاتا ہے اور اس پر سفید نشان نظر آتے ہیں۔ مادہ کا رنگ پیلا پن لیے بھورا ہوتا ہے۔

جنگلی بکریاں ہمالیہ میں اور کُمایوں کی پہاڑیوں میں پائی جاتی ہیں۔ انہیں جنگلات کے ساتھ لگے ہوئے اونچے پہاڑوں میں رہنا پسند آتا ہے۔ بہار کے موسم میں برف پگھلنے پر اُگنے والی نئی گھاس انہیں بہت پسند ہے۔

یہ بکریاں 40-50 کے جھُنڈ میں ایک ساتھ رہتی ہیں۔ ان کی کھال کے لیے ان کا شکار کیا جاتا ہے۔



بھرل



جنگلی بکری

مارخور

مارخور تھوڑی بڑی بکری ہوتی ہے۔ کندھوں تک اس کی اونچائی تقریباً 100 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کی سینگ لمبی ہوتی ہے جس کی لمبائی 150 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ نر کی بڑی لہراتی ہوئی داڑھی ہوتی ہے جو اس کے جبڑوں کے نیچے سے نکل کر اس کی گردن کے سرے تک جاتی ہے۔ مارخور ایک شاندار جانور ہے۔

جاڑوں میں اس کا رنگ مٹمیلا لو ہے جیسا بھورے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ گرمیوں میں اس کے بال چھوٹے اور لالی لیے ہوئے بھورے ہو جاتے ہیں۔ مادہ کا قد چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ گہرا بھورا ہوتا ہے۔

مارخور



مارخور ہمالیہ میں اور کشمیر میں پایا جاتا ہے۔ یہ جنگلوں میں رہتا ہے لیکن اکثر میدان یا کھلی جگہوں پر بھی پایا جاتا ہے۔ یہ برف کی لائن سے اوپر نہیں جاتا اور بکریوں کی طرح یہ جھنڈ میں رہتا ہے۔ مارخور پہاڑ پر چڑھنے میں ماہر ہوتا ہے۔

تہر

تہر کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک ہمالین اور دوسرا نیلگری تہر۔ ہمالین تہر تقریباً 100-90 سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ یہ بھاری جسم والا طاقتور جانور ہے۔ اس کے بدن پر گھنے موٹے بال ہوتے ہیں اس

کی گردن پر ایال ہوتا ہے۔ ہمالئین تہر اپنے لیے مشکل جگہوں کا انتخاب کرتا ہے۔ اس کی پسندیدہ جگہیں پہاڑوں کی ڈھلانیں، اونچی چوٹیاں اور پہاڑ ہیں۔

نیلگری تہر ہمالئین تہر سے اونچا ہوتا ہے لیکن اس کے بال چھوٹے ہوتے ہیں۔ تہر کا رنگ پیلا پن لیے کتھئی ہوتا ہے جو اوپر گہرا ہوتا ہے اور نیچے ہلکا ہوتا ہے۔ سینگ بہت قریب ہوتے ہیں۔ یہ نیلگری پہاڑوں سے انّاملائی پہاڑوں تک جنوب سے مغربی گھاٹ تک 1200 سے 1830 میٹر کی بلندی تک پائے جاتے ہیں۔ تہر کی تعداد تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے۔

ہمالین تہر



ہرن

جانوروں کے ایک ایسے گروپ کو ہرن نام دیا گیا ہے جن کی بہت سی عادتیں اور خصوصیات ایک جیسی یا ملتی جلتی ہیں لیکن قسمیں الگ الگ ہیں۔ ہر قسم کا الگ نام ہے۔

ہرن خوبصورت جانور ہوتے ہیں، دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں ان کے سینگ اوپر کی طرف اُٹھے ہوتے ہیں۔ ان کا گائے، بیل کے خاندان سے قریب کا رشتہ ہے، انہیں کی طرح ان کے کھُر ہوتے ہیں اور انہیں کی طرح یہ گھاس چرنے کے بعد جُگالی کرتے ہیں۔

ہرن زیادہ تر افریقہ اور ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ سب سے اونچا ہرن افریقہ میں پایا جاتا ہے جسے ایلینڈ کہتے ہیں اس کی اونچائی تقریباً 180 سنٹی میٹر اس کے کندھوں تک ہوتی ہے۔ سب سے چھوٹا معصوم شاہی ہرن صرف 25 سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے اور اس کا وزن خرگوش سے زیادہ نہیں ہوتا۔

زیادہ تر ہرن بھورا پن لیے ہوئے پیلے رنگ کے یا سرخی مائل بھورے رنگ کے ہوتے ہیں اور اکثر ان کے چہروں پر سفید رنگ کا نشان ہوتا ہے۔ ہرن کی زیادہ تر قسموں کے جسم پر خوبصورت ڈیزائن اور پرکشش رنگ ہوتے ہیں۔

ہر قسم کے نر ہرن سر پر سینگ ہوتے ہیں ان میں سے چند قسموں کی ماداؤں کے بھی سینگ ہوتے ہیں۔ الگ قسموں کے ہرن کے سینگ اور ان کے سائز الگ الگ ہوتے ہیں۔

افریقہ کا ایک ہرن ایسا بھی ہے جو لمبے وقت تک بغیر پانی کے رہ سکتا ہے۔ جس طرح اونٹ رہ سکتا ہے، ان کے کوبڑ نہیں ہوتا۔

سب سے زیادہ خوبصورت ہرن خشک میدانوں یا ریگستان میں پائے جاتے ہیں۔ یہ 60 سنٹی میٹر اونچے ہوتے ہیں اور اپنی تیز رفتار کے لیے مشہور ہیں۔ یہ 96 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتے ہیں۔ لمبی اور اونچی چھلانگ کے لیے اِمپالا اور اسپرنگ باک ہرن (Springbak) مشہور ہیں یہ دونوں 3-4 میٹر اونچی اور 9-12 میٹر لمبی چھلانگ لگا لیتے ہیں۔


کالا ہرن

کچھ جانور ایسے بھی ہیں جو ہرن اور بکری کے درمیان کے ہوتے ہیں۔ ایسے جانوروں کی تعداد تین ہے: سرو، گورل اور تاکن۔ یہ سب پہاڑ کے باشندے ہوتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر دیکھنے میں بکری جیسے ہوتے ہیں۔ نر اور مادہ کے چھوٹے چھوٹے سینگ ہوتے ہیں۔ سیرو کی اونچائی تقریباً 100 سنٹی میٹر ہوتی ہے اور کان لمبے ہوتے ہیں۔ جب کہ گورل چھوٹے قد کا ہوتا ہے۔ 75 سنٹی میٹر سے بھی کم۔ لیکن تاکن موٹا تازہ اور بھاری بدن والا ہوتا ہے تقریباً 110 سنٹی میٹر اونچا۔

کالا ہرن

کالا ہرن صرف ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ یہ بہت خوبصورت اور دِلکش اور اس کا رنگ چمکدار اور پُرکشش ہوتا ہے۔ اس کے سینگ پر دھاریاں بنی ہوتی ہیں۔ نر ہرن بہت شاندار لگتا ہے۔ مادہ کا رنگ کتھئی ہوتا ہے اور اس کے سینگ بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ نر جب بچہ ہوتا ہے اس کی کھال کا رنگ پیلا پن لیے بھورا ہوتا ہے جیسے ہرنی کا ہوتا ہے۔ یہ جیسے جیسے بڑا ہوتا ہے اس کا رنگ گہرا ہوتا جاتا ہے اور آخر میں کالا ہو جاتا ہے۔ بڑا ہونے پر اس کی اونچائی تقریباً 80 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

کالا ہرن پورے ہندوستان کے میدانی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ 30-20 کے جھنڈ میں رہتا ہے۔ کبھی کبھی ان کا جھنڈ بڑھ کر ایک 100 سو سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

یہ جانور کھلے میدانوں میں رہنا پسند کرتے ہیں جہاں خوب گھاس یا قریب میں کھیتی ہوتی ہو یہ گھاس سے بھرے جنگلات میں رہنا بھی پسند کرتے ہیں۔

یہ گھاس کے علاوہ موسمی فصلوں کو کھاتے ہیں۔ اور جانوروں کی طرح ان میں سننے کی طاقت بہت زیادہ نہیں ہوتی اور نہ ہی سونگھنے کی معاملے میں یہ بہت تیز ہوتے ہیں۔ انسانوں اور خطرناک جانوروں سے خود کو بچاپانے میں ان کی تیز نگاہ اور ان کی تیز رفتار ان کے کام آتی ہے۔ کالا ہرن چھلاوے کی طرح تیز بھاگتا ہے۔ یہ جھُنڈ کی شکل میں رہتے ہیں اور چھلانگ لگاتے وقت بہت حسین لگتے ہیں۔

کالے ہرن کی آنکھیں بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ اس کا شکار سب سے زیادہ کیا جاتا ہے خاص طور سے اس کے گوشت کی وجہ سے ، جس کی وجہ سے اس کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے۔ اگر اس کی حفاظت نہ کی گئی تو مستقبل میں یہ پُرکشش جانور ناپید ہو جائے گا۔

چِکارا

چِکارا یا ہندوستانی غزاَل (Gazelle) دیکھنے میں کالے ہرن جیسا ہی ہوتا ہے۔ اس کا قد تھوڑا چھوٹا ہوتا ہے، اونچائی تقریباً 65 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ نر اور مادہ دونوں کے سینگ ہوتے ہیں اور ایک جیسے نظر آتے ہیں۔ ان کا رنگ گہرے بھورے سے ہلکے بھورے تک ہوتے ہیں۔ عام طور پر یہ جوڑے کی صورت میں ملتے ہیں، اکثر پانچ چھ کے غول میں بھی نظر آتے ہیں لیکن اس سے زیادہ تعداد میں مشکل سے ہی نظر آتے ہیں۔

یہ پہاڑوں کے درّوں میں اور چھوٹی پہاڑیوں پر گھاس کے میدانوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ہندوستان کے کئی علاقوں زیادہ تر شمال مغرب اور درمیانی ہندوستان میں آباد ہیں۔

چکارا انسان سے دور بھاگتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے کھیتوں کے قریب کم ہی پایا جاتا ہے۔ خطرے کا ہلکا سا احساس ہوتے ہی یہ بہت تیز رفتار سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ ان میں ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ ایسے موقع پر بھاگتے وقت یہ تھوڑا بھاگ کر رُکتے ہیں اور پھر اندازہ لگاتے ہیں کہ خطرہ کس طرح کا ہے اور اس کے بعد پھر اسی رفتار سے بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔

چکارا عام طور پر گھاس کھاتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی طرح کی پتیّاں اور پھل بھی کھاتا ہے۔ یہ بغیر پانی کے کئی دن گزار دیتا ہے۔



چوسِنگھا

چوسنگھا یا چار سینگ والا ہرن اس لیے اس نام سے پُکارا جاتا ہے کیوں کہ اس کے دو جوڑے سینگ ہوتے ہیں، دو چھوٹے سینگ آگے اور دو بڑے ان کے پیچھے۔

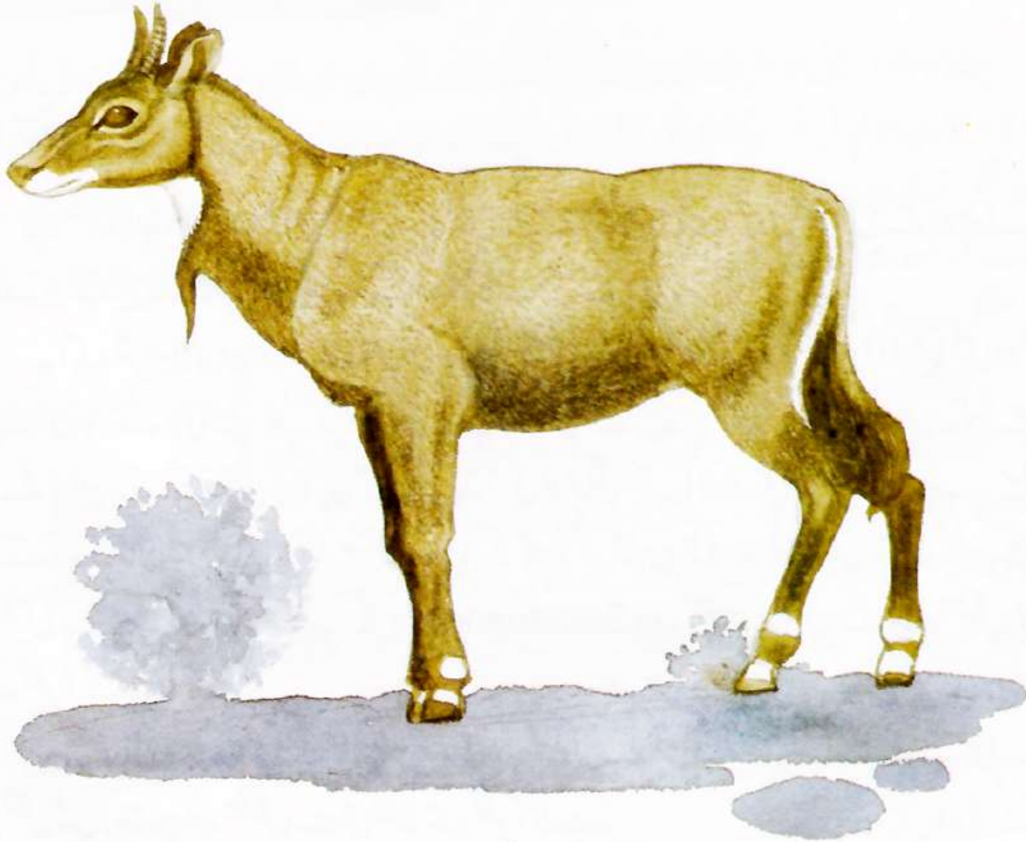
یہ ایک شرمیلا ہرن ہوتا ہے۔ اس کی اونچائی چیتل کے برابر ہوتی ہے اکثر تھوڑا اونچا بھی ہوتا ہے۔ اس کا رنگ لالی لیے ہوئے بھورا ہوتا ہے اور اس کے سینے پر سفید بال ہوتے ہیں۔ بوڑھے ہونے پر ان کے رنگ میں پیلا پن آجاتا ہے۔ نر کی اونچائی تقریباً 65 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ یہ پہلے پورے ہندوستان میں پایا جاتا تھا، صرف مالا بار کو چھوڑ کر تمام پہاڑی علاقوں میں ملتا تھا لیکن گھنے جنگلوں سے ہمیشہ دور رہا۔ اب یہ سنکچریز (Sanctuaries) اور محفوظ پارکوں کے علاوہ مشکل ہی سے نظر آتا ہے۔

یہ بہت پانی پیتا ہے اسی لیے تالابوں، ندی اور جھیلوں کے قریب رہنا پسند کرتا ہے۔ یہ جوڑے کی شکل میں رہتا ہے اور مشکل سے ہی جھنڈ میں نظر آتا ہے۔

نیل گائے

ہندوستان میں پائے جانے والے ہرن قبیلہ میں نیل گائے سب سے بڑا ہرن ہے۔ اس کے کندھوں تک اس کی لمبائی 130 سے 140 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کی جسامت گھوڑے جیسی ہوتی ہے۔ اس کا رنگ گہرا بھورا ہوتا ہے لیکن نیلا پن لیے ہوئے۔ اس کی ٹھوڑی کے نیچے، پونچ اور کانوں کے اندر کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اس کے دونوں گالوں پر ایک سفید نشان ہوتا ہے۔ نر اور مادہ دونوں کے گہرے رنگ کے ایال ہوتے ہیں۔ نر کی گردن کے نیچے کالے رنگ کے بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔

نیل گائے



ہرن

مویشی اور دوسرے ہرن کی طرح ہرن بھی دودھ پلانے والا جانور ہے جو چارا کھا کر جُگالی کرتا ہے۔ یہ دوسرے ہرن سے اس لیے الگ ہوتا ہے کہ اس کے دو سینگ تو ہوتے ہیں لیکن ان دونوں سینگوں کی کئی شاخیں ہوتی ہیں ان شاخوں میں سے کچھ ایسی بھی ہوتی ہیں جو ایک سال کی مدت میں ٹوٹ کر گر جاتی ہیں۔ ہرن کی زیادہ تر قسموں میں نر ہرن کے ہی شاندار سینگ ہوتے ہیں لیکن چند قسموں میں جیسے رینڈ ئر (Reindeer) کی قسم میں نر اور مادہ دونوں کے شاندار سینگ ہوتے ہیں۔

زیادہ تر ہرن جنگلات میں رہتے ہیں۔ مویشیوں کی طرح تمام ہرن کے کھُر دو حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔

بارہ سنگھا

اس کا نام بارہ سنگھا اس کے سینگ کی بارہ شاخوں کی وجہ سے پڑا۔

بارہ سنگھا ہندوستان کے درمیانی علاقوں میں، شمالی اور مشرقی ہندوستان کے علاوہ جنوبی نیپال میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کسی اور ملک میں نہیں پایا جاتا۔ اُتر پردیش کے دلدلی علاقوں میں یہ اپنا زیادہ وقت پانی میں گزارتا ہے لیکن مدھیہ پردیش میں یہ جنگلات کے قریب گھاس کے میدانوں میں نظر آتا ہے۔ کچھ جگہوں پر یہ دلدلی علاقوں کو پسند کرتا ہے۔

جو بارہ سنگھے پانی کے آس پاس پائے جاتے ہیں ان کے کھُر خشک علاقوں میں رہنے والے بارہ سنگھوں کے مقابلے زیادہ چوڑے ہوتے ہیں۔

بارہ سنگھے کا رنگ بھورا یا پیلا پن مائل بھورا ہوتا ہے۔ نر بارہ سنگھا گہرے رنگ کا ہوتا ہے۔ گرمیوں میں ان کا رنگ کچھ پیلا سا ہونے لگتا ہے خاص طور سے مادہ کا رنگ۔ کچھ جانوروں کے تو گرمیوں میں چتیاں سی پڑ جاتی ہیں۔

بارہ سنگھا



بارہ سنگھا برادری کی ایک خوبی انہیں ہرن کی پوری ذات برادری سے مختلف بنا دیتی ہیں وہ یہ کہ جب ریوڑ کی شکل میں نظر آتے ہیں تو پورا ریوڑ ایک ہی عمر کے نر یا مادہ کا ہوتا ہے۔ اکثر کسی ریوڑ میں صرف مادائیں ہوتی ہیں لیکن ان سب کی عمر ایک سی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی نر بارہ سنگھوں کا ریوڑ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اکثر ایسا بھی پایا گیا ہے کہ ریوڑ کی تمام بارہ سنگھا مادہ ہوتی ہیں لیکن ان کے درمیان کچھ نر بچّے بھی ہوتے ہیں لیکن وہ ایک برس سے زیادہ بڑے نہیں ہوتے۔

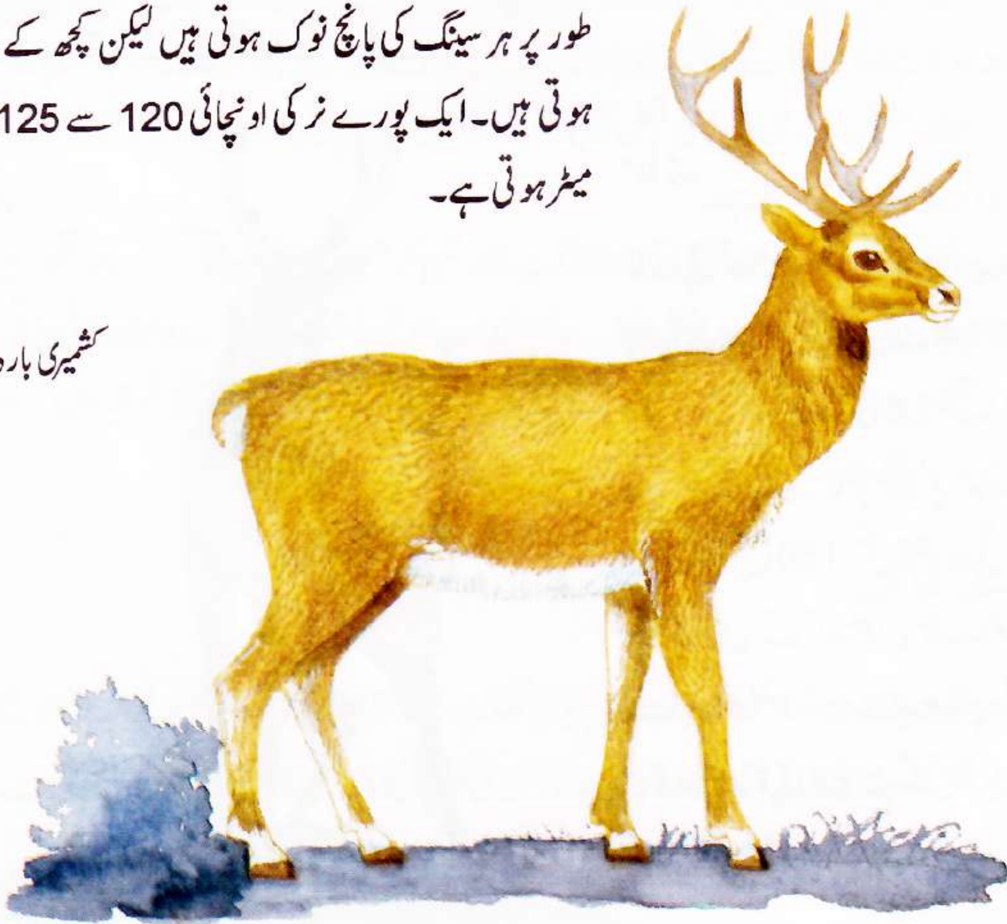
بارہ سنگھوں کا سردار اکثر مادہ ریوڑ کے ساتھ نظر آتا ہے وہ دوسرے نر بارہ سنگھوں کو شکست دے کر یہ مقام حاصل کرتا ہے۔

کشمیری بارہ سنگھا

کشمیر میں پائے جانے والے بارہ سینگ والے ہرن کو کشمیری بارہ سنگھا کہا جاتا ہے۔ اس کے باوجود کہ اس کا قد بارہ سنگھے کے برابر ہی ہوتا ہے لیکن اسے بارہ سنگھا نہ کہہ کر کشمیری بارہ سنگھا ہی کہا جاتا ہے۔

اس کا رنگ مختلف ہوتا ہے اور اس کے سینگ کی شاخیں بھی مختلف طرز کی ہوتی ہیں۔ اس کی کھال کا رنگ کتھئی ہوتا ہے جو گہرا یا ہلکا ہو سکتا ہے۔ اس کے پیٹ اور کولہوں کے بالوں کا رنگ ہلکا ہوتا ہے۔ اس کے پورے جسم کی کھال کا رنگ گرمیوں میں ہلکا ہو جاتا ہے اور سردی کے موسم میں دوبارہ گہرا ہو جاتا ہے۔ جاڑوں میں نر ہرن کا رنگ زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔

ان کے سینگ کی شاخوں کے مختلف ڈیزائن ہوتے ہیں۔ عام طور پر ہر سینگ کی پانچ نوک ہوتی ہیں لیکن کچھ کے زیادہ ہوتی ہیں۔ ایک پورے نر کی اونچائی 120 سے 125 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔



کشمیری بارہ سنگھا

کشمیری بارہ سنگھا وادئی کشمیر کے شمالی علاقوں میں پایا جاتا ہے اور اس کے قریب کی دوسری وادیوں میں بھی ملتا ہے۔ یہ جنگلات کا جانور ہے جو یا تو تنہا یا پھر چھوٹے چھوٹے ریوڑ کی شکل میں زیادہ لمبے وقت تک ایک ہی جگہ پر رہتا ہے۔

گھاس کی تلاش میں یہ جنگل میں ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے رہتے ہیں۔ جاڑے کے موسم میں یہ اونچے پہاڑوں سے نیچے اُتر آتے ہیں اور گرمیوں میں اونچائی پر چلے جاتے ہیں (سمندر کی سطح سے 2750 میٹر سے 3650 میٹر تک کی اونچائی پر)۔

مارچ اور اپریل میں اپنے سینگوں کو جھاڑ کر پہاڑ کی اونچی چوٹیوں پر چلے جاتے ہیں۔

ہر ایک نر ایک گروپ پر قابض ہوتا ہے جس میں چھوٹی بڑی کئی مادائیں ہوتی ہیں وہ دوسرے نر کو شکست دے کر ایسا کر پاتا ہے۔

کشمیری بارہ سنگھوں کی تعداد میں بہت کمی آچکی ہے۔ لیکن اب حکومت اس خوبصورت اور نایاب جانور کی سلامتی کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔

سابر

سابر اپنی خوبصورت سینگ کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔ اس کے سینگ ہندوستان کے تمام ہرن برادری میں سب سے لمبے ہوتے ہیں۔ عام طور پر سابر کی اونچائی تقریباً 150 سنٹی میٹر ہوتی ہے وہ بھی اس کے کندھوں تک۔ سب سے زیادہ خوبصورت سابر مدھیہ پردیش کی نرمدا اور تاپتی ندیوں کے کناروں پر آباد جنگلات میں پائے جاتے ہیں۔


سامبھر

سابر جنگل میں رہنے والا جانور ہے۔ اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ جس میں پیلا پن یا کتھئی مائل ہوتا ہے اور نچلے حصّے کا رنگ ہلکا ہوتا ہے۔ نر کے ایال ہوتے ہیں اور مادہ کا رنگ ہلکا ہوتا ہے۔
نر کے سینگ اور اس کی شاخیں سخت اور کھُردری ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں سابر اونچے پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ عام طور پر رات میں چرتے ہیں اور دن میں چھُپ کر سوتے ہیں اور آرام کرتے ہیں۔
سابر پانی کو اُسی طرح پسند کرتے ہیں جیسے بطخ پسند کرتی ہے۔ یہ بہت تیز تیرتے ہیں۔ پانی میں تیرتے وقت ان کا چہرہ اور ان کے سینگ ہی نظر آتے ہیں۔ مرکزی اور جنوبی ہندوستان میں سابر اپنی سینگوں کو مارچ کے آخر میں اور اپریل کے درمیانی دنوں میں گراتے ہیں۔ ان کے سینگ مئی میں پھر نکلنے لگتے ہیں جو شروع میں مخمل جیسے لگتے ہیں ایک موٹی مگر ملائم کھال کی صورت میں یہ برسات میں نظر آتے ہیں اور نومبر تک سخت ہو جاتے ہیں۔
کسی ایک علاقے پر قابض ہونے کے لیے نر کو دوسرے نروں سے لڑائی جیتنی ہوتی ہے۔ جو جیت جاتا ہے وہ اس علاقے کا مالک ہو جاتا ہے اور اس علاقے کی ماداؤں کا بھی مالک ہو جاتا ہے۔
سابر مشکل سے ہی ریوڑ کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ چار پانچ یا بہت زیادہ ہوتے تو ایک درجن سابروں کا ایک ریوڑ ہوتا ہے۔
اکثر سابر اپنے منہ سے ایک آواز نکالتا ہے جسے سُن کر ''ہونک'' کی آواز لگتی ہے جو لنگور کی آواز سے بہت ملتی ہے۔ یہ آواز دراصل خطرے کا اشارا ہے جو عموماً شام یا رات کے وقت سنائی پڑتی ہے۔ شیر یا تیندوے کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی نر سابر اپنے منہ سے اس طرح کی آواز نکال کر سب کو ہوشیار کر دیتا ہے۔

مُنٹ جاک

مُنٹ جاک کی آواز کو دور سے سننے پر یوں لگتا ہے جیسے کُتّا بھونک رہا ہو۔ اسی لیے اسے بھونکنے والا ہرن بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک چھوٹا ہرن ہے جس کی اونچائی 50 سے 75 سنٹی میٹر تک ہوتی ہے۔ اس



کے سینگ بھی چھوٹے ہوتے ہیں جن کی لمبائی 8 سے 10 سنٹی میٹر تک ہوتی ہے۔ بالغ کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔

بھونکنے والے ہرن تین طرح کے ہوتے ہیں۔ شمالی ہندوستان کے مُنٹ جاک جنوبی ہندوستان والے سے تھوڑا الگ ہوتے ہیں اور تیسرا (یعنی مالابار والا) ان دونوں سے تھوڑا مختلف ہوتا ہے۔

مُنٹ جاک پہاڑوں کے گھنے جنگلات میں پایا جاتا ہے۔ ہمالیہ میں اور جنوبی ہندوستان میں یہ 1500 میٹر سمندر کی سطح سے اوپر پایا جاتا ہے۔ یہ اکیلا نظر آتا ہے یا مادہ کے ساتھ یا پھر چھوٹے خاندان کی شکل میں نظر آتا ہے۔

اس کی خوراک میں گھاس، پتیاں اور پھل شامل ہیں جیسا کہ اور دوسری نسل والے ہرن خاندان کے جانور کھاتے ہیں۔ ان کے بچّے کسی بھی موسم میں پیدا ہوتے ہیں چھوٹے بچّے سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور ان پر چتیاں ہوتی ہیں جو چھ ماہ کی عمر تک قائم رہتی ہیں۔

مُنٹ جاک کے سینگ مئی اور جون میں گر جاتے ہیں۔

مُشک بو ہرن

مُشک بو ہرن برفیلے علاقوں میں پایا جاتا ہے زیادہ تر پوربی ہمالیہ میں، کشمیر، سکّم اور نیپال میں۔اس کے کندھوں کی اونچائی تقریباً 50 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ مُشک بو ہرن نام کا ہرن ہے۔چوں کہ یہ دیکھنے میں ہرن جیسا ہے اس لیے اسے ہرن کہا جاتا ہے۔اس کے سینگ نہیں ہوتے ہیں لیکن اس کے نوکیلے دانت ہوتے ہیں جو تھوڑا سا باہر کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔خاص طور پر نر کے۔

مُشک بو ہرن اپنی مُشک کے لیے مشہور ہے۔مُشک بو میں بہت بھینی اور خوبصورت خوشبو ہوتی ہے یہ مُشک بو نر ہرن میں اس کے پیٹ کے نیچے کھال کے اندر چھوٹے سے گولے کی شکل میں ہوتی ہے۔

مُشک بو سے چوں کہ خوشبو تیار کی جاتی ہے اس لیے اس کا مول زیادہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ جانور بہت تیزی سے شکار کیا جاتا ہے اور ہر سال اس کی تعداد میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔

سُور ہرن

سُور ہرن دیکھنے میں سُور جیسا ہوتا ہے اسی لیے اس کا نام سُور ہرن پڑا۔دوسرے ہرنوں سے ہٹ کر نہ تو یہ کولانچ بھرتا ہے اور نہ چھلانگ مارتا ہے اور دوڑتے وقت یہ اپنے سر کو جھُکائے رہتا ہے۔اس کا قد چھوٹا ہوتا ہے لیکن جسم کسا ہوا ہوتا ہے۔اس کے پیر چھوٹے ہوتے ہیں لیکن جسم لمبا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے لیکن پیٹ اور پیروں کے اندر کی طرف کا حصہ پیلا پن لیے ہوتا ہے۔

یہ گھاس سے بھرے ترائی کے میدانوں میں رہتا ہے اور سندھ، پنجاب سے آسام تک پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوپاک کے کسی اور علاقے میں نہیں پایا جاتا۔یہ تقریباً 61 سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔

سُور ہرن ندی کے کنارے گھاس کے بھرے جنگلوں میں رہتا ہے۔اکثر یہ 16 سے 18 کی تعداد میں گھاس چرتے ایک ساتھ نظر آتے ہیں۔



سُور ہرن



چیتل

چیتل

چیتل چکارا سے کافی بڑا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ اور جس پر سفید رنگ کی چتّیاں ہوتی ہیں۔ اسی لیے اس کو چتی دار ہرن کہا جاتا ہے۔ باقی دوسرے ہرنوں کے مقابلے یہ بہت پُرکشش اور خوبصورت ہوتا ہے۔

اس کا سینگ بہت دلکش ہوتا ہے جس کی شاخیں ہوتی ہیں۔ ہر سینگ کا ایک تنا ہوتا ہے جس پر ایک سینگ نیچے ہوتا ہے اور دوسرے سینگ اوپر کی طرف ہوتے ہیں۔ ایک صحت مند چیتل کی اونچائی اس کے کندھوں تک تقریباً 90 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

ہندوستان میں چیتل ہر اس علاقے میں پایا جاتا ہے جہاں جنگلات میں گھاس ہوتی ہے اور پانی کے تالاب یا ندی ہوتی ہے۔

یہ جانور 10 سے 30 تک کے جھنڈ کی شکل میں رہتے ہیں جن میں دو یا تین نر ہوتے ہیں۔ یہ اکثر فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ سابر کے مقابلے رات میں کم چرتے ہیں۔

ان کے سینگ گر کر ان کی جگہ نئے نکلتے ہیں۔ نیا سینگ موٹی اور ملائم کھال سے بنتا ہے جسے ویلویٹ (Velvet) کہا جاتا ہے جب تک کہ وہ پورے نہیں نکل آتے۔

اس کے باوجود کہ چیتل ایک جنگلی جانور ہے لیکن اسے بہت آسانی سے سادھ کر پالتو بنایا جاسکتا ہے۔ پرانے مصنفین کو اس جانور نے بہت متاثر کیا۔

جنگلی سُور

جنگلی سُور پورے ہندوستان میں ملتا ہے۔ اس صحت مند جانور کی کندھوں تک اونچائی 90 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

جنگلی سُور کا رنگ کالا ہوتا ہے لیکن اس کے جسم پر بھورے اور کھچّئی بال بھی ہوتے ہیں۔ پیدا

ہونے پر اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے جس پر گہری دھاریاں ہوتی ہیں۔ جیسے جیسے یہ بڑا ہوتا ہے اس کا رنگ کالا ہوتا جاتا ہے اور اس کے کُھتّئی بالوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔

جنگلی سُور گھاس والے علاقے یا جھاڑیوں کو پسند کرتا ہے اور کبھی کبھی جنگل میں بھی نظر آتا ہے۔ یہ جب کھیتوں میں پہنچ جاتا ہے تو فصلوں کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ کیڑے مکوڑے، پودوں کی جڑوں، فصلوں سانپ اور سڑے گلے گوشت پر گزارا کرتا ہے۔

جنگلی سُور عقلمند بھی ہوتا ہے اور اسے بہادر بھی کہا جاتا ہے۔

بڑا ہو کر یہ اکیلے رہنا پسند کرتا ہے لیکن اپنا کنبہ بڑھانے کے ارادے سے یہ جھُنڈ میں لوٹ آتا ہے۔ اکثر یہ 100 سے 150 کے جھُنڈ میں نظر آتے ہیں۔ ان کے چار سے چھ بچّے پیدا ہوتے ہیں۔ بچّوں کے لیے ماں پتوں کا ڈھیر جمع کر کے اور پتلی شاخوں کو کنارے لگا کر بستر تیار کرتی ہے۔

ہاتھی کی طرح جنگلی سُور کے دو دانت باہر نکلے ہوتے ہیں جس کی مدد سے وہ جڑوں کو کھود ڈالتا ہے اور انہیں دانتوں کی وجہ سے وہ اپنی حفاظت بھی کرتا ہے۔

جنگلی سُور اکثر بہت خطرناک بھی ہوتا ہے۔ یہ لڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا اور موقع آنے پر شیر سے بھی لڑ جاتا ہے۔ یہ بہت دیر تک اور دور تک دوڑ سکتا ہے۔ پہلے ان کے شکار کو کھیل مانا جاتا تھا۔



جنگلی سُور

لنگور خاندان

لنگور بندر جیسا ہی ایک جانور ہے۔ جب سائنسدانوں نے بندر کا مطالعہ کیا تو اسے آدمی سے بہت قریب پایا۔ کہا جاتا ہے کہ کھوج بین کے بعد سائنس داں یہ مانتے ہیں کہ دونوں کے جدِ امجد بہت پہلے ایک ہی تھے۔ آدمی اور بندر کے درمیان بے شمار چیزیں مشترکہ ہیں۔

زیادہ تر بندروں کے دانت انسانوں جیسے ہیں۔ آدمی اور بندر کے چہرے کے مسل بھی ملتے جلتے ہیں۔ جس طرح آدمی کے تاثرات صاف نظر آتے ہیں اسی طرح بندر کے چہرے سے بھی تاثرات کا انداز ہوتا ہے۔ آدمی کی طرح ان کی دونوں آنکھیں پاس پاس ہوتی ہیں اور چہرہ تھوڑا باہر نکلا ہوتا ہے۔ ان کے سر کی بناوٹ بھی آدمی سے ملتی ہے اور ان میں دوسرے جانوروں کے مقابلے عقل اور ذہانت زیادہ ہوتی ہے۔ چند آوازوں کی ادائیگی سے کئی بندروں کے موڈ کا پتا چلتا ہے لیکن قدرت نے انہیں بولنے کی صلاحیت نہیں دی۔

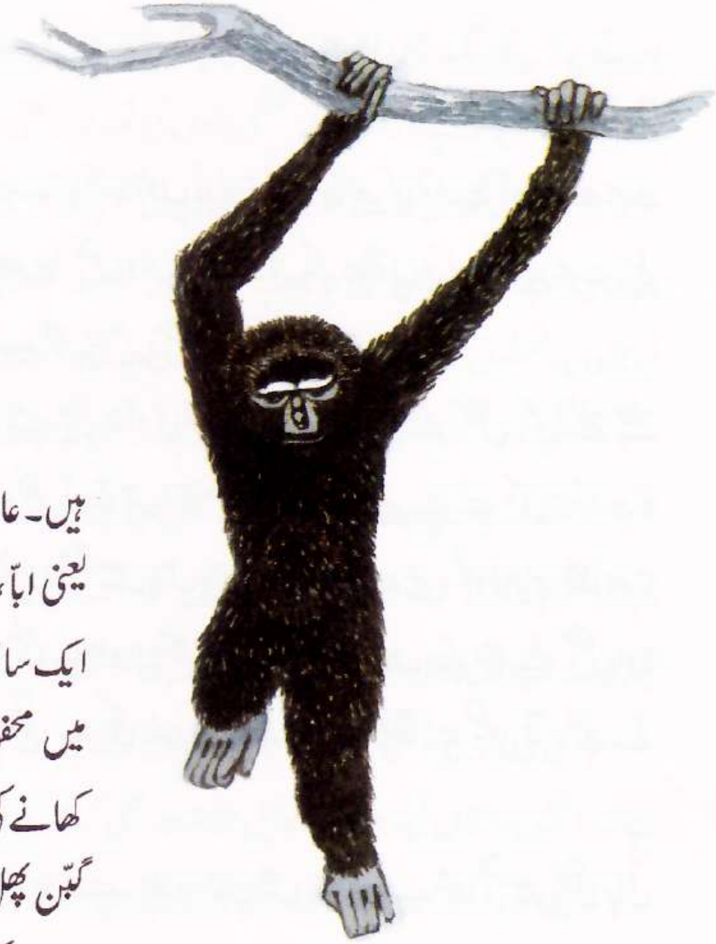
عام طور پر بندر اور لنگور کو ایک ہی مانا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بندر کی بے شمار قسمیں پائی جاتی ہیں لیکن لنگور کی زیادہ قسمیں نہیں ہیں۔

ہولاک گبّن

ہندوستان میں بغیر دُم والے بندروں میں صرف ہولاک گبّن ہی ہے۔ اس کے جسم کی بناوٹ بن مانس جیسی ہے۔ لیکن یہ اس سے کافی چھوٹا ہے۔ سیدھا کھڑے ہونے پر اس کی لمبائی تقریباً 90 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہوتے ہیں ان کی لمبائی ان کے پیروں سے دوگنی لمبی ہوتی ہے۔ بچپن میں نر اور مادہ دونوں کالے رنگ کے ہوتے ہیں لیکن بڑے ہونے پر یہ پیلا پن لیے ہوئے بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔

گبّن آسام کے پہاڑی جنگلوں میں پائے جاتے ہیں اور بنگلہ دیش کے چٹ گاؤں میں بھی ملتے

ہولاک گبّن



ہیں۔ عام طور پر گبّن خاندان ایک ساتھ رہتا ہے یعنی ابّا، امّاں اور ان کا چھوٹا بچہ اکثر کئی خاندان ایک ساتھ بھی مل کر رہنے لگتے ہیں۔ گبّن رات میں محفوظ جگہ پر ہوتے ہیں اور صبح ہوتے ہی کھانے کی تلاش میں درختوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ گبّن پھل پتّیاں کیڑے مکوڑے اور مکڑیاں کھاتے ہیں۔ اکثر ہولاک گبّن منہ سے چیخ کی طرح آوازیں نکالتے ہیں۔ اور ہوتا یہ ہے کہ ایک نے چیخنا شروع کیا تو سارے شور مچانے لگتے ہیں اور ان کی آواز سے سارے جنگل میں شور گونج جاتا ہے۔ دن میں جس وقت گرمی بڑھ جاتی ہے یہ سائے میں آرام کرتے ہیں۔ شام کو انہیں پھر بھوک ستاتی ہے اور یہ کھانے کی تلاش میں نکل جاتے ہیں۔ ان کے لمبے ہاتھ انہیں ایک ڈال سے دوسری ڈال تک جھولتے ہوئے پہنچانے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

بونٹ بندر

بونٹ بندر کی پیٹھ تک کی اونچائی 60 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ بندروں کی اور قسموں میں اس کی دُم

سب سے لمبی ہوتی ہے۔اس کے دانت بھی لمبے ہوتے ہیں۔مادہ، نر کے مقابلے چھوٹی ہوتی ہے۔
جنوبی ہندوستان میں اکثر اسے تماشاد کھانے والوں کے پاس دیکھا گیا ہے۔ یہ کھانے والی ہر چیز کھالیتا ہے۔

یہ گاؤں اور جنگل دونوں جگہوں پر پایا جاتا ہے یہ پہاڑ کے دامن میں اور میدانی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔اکثر یہ 30-20 کے جھنڈ کی شکل میں بھی نظر آتے ہیں۔جو جنگلوں میں رہتے ہیں وہ انسان سے دور بھاگتے ہیں لیکن جو جھنڈ آبادی سے قریب رہتے ہیں وہ انسان سے دور نہیں بھاگتے بلکہ آدمی کو دیکھتے دیکھتے ان کا ڈر ختم ہو جاتا ہے۔یہ دکان یا جہاں بھی موقع ملے وہاں سے پھل اور کھانے کا سامان لے بھاگتے ہیں۔ان کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں کی کھڑکیوں روشن دانوں پر جالی لگوا لیتے ہیں تاکہ یہ گھر میں داخل نہ ہو سکیں۔ان کے جھنڈ میں ہر عمر کے بندر شامل رہتے ہیں ان میں نر اور مادہ دونوں ہوتے ہیں۔ان بندروں کی عمر بارہ سے پندرہ سال کے درمیان کی ہوتی ہے۔

ریسس بندر

بونٹ بندر کی طرح ریسس بندر کی اونچائی بھی برابر ہی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھاری ہوتا ہے۔مادہ



بونٹ بندر



ریسس بندر

کا قد نر سے کم ہوتا ہے اور وہ ہلکی بھی ہوتی ہے۔ سب سے بڑے اور بھاری بندر ہمالیہ کی مغربی پہاڑیوں میں پائے جاتے ہیں۔

یہ شمالی ہندوستان میں سب سے زیادہ پایا جانے والا بندر ہے یہ بہت بڑی تعداد میں گاؤں اور چھوٹے شہروں کے آس پاس رہتے ہیں۔ ان کو مندروں اور تالابوں کے قریب کے پیڑوں پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر ان پر ظلم نہ کیا جائے تو یہ کہیں بھی رہنا پسند کرتے ہیں۔ ان کو اکثر جگہوں پر لوگوں کے قریب بھی دیکھا جاسکتا ہے جیسے ریلوے پلیٹ فارم پر جہاں کئی لوگ انہیں پھل یا کھانے کی چیزیں دیتے ہیں۔ یہ کھانا چرانے میں دیر نہیں لگاتے۔ ان کو جب موقع ملتا ہے کھیتوں اور باغوں میں گھس جاتے ہیں۔

جو ریسس بندر اونچی اور ٹھنڈی جگہوں پر رہتے ہیں ان کے جسم کے بال زیادہ گھنے اور لمبے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں سردی نہیں لگتی۔

شیر کی دُم والا بندر

شیر جیسی دُم والا بندر دوسرے بندروں سے اپنی دُم اور گہرے بھورے رنگ کی وجہ سے الگ نظر آتا ہے۔ اس کی پیشانی سے لے کر چہرے کے چاروں طرف لمبے بال ہوتے ہیں جن کا رنگ بھورا ہوتا ہے جب کہ باقی جسم پر کالے بال ہوتے ہیں۔ اس کی پیٹھ تک کی اونچائی 60 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔

یہ مغربی گھاٹ، شمالی کرناٹکا اور جنوبی کیرلا میں پایا جاتا ہے۔ یہ گھنے سدا ابہار جنگلوں میں رہتا ہے جو 610 سے 1070 میٹر کی اونچائی پر آباد ہوتے ہیں۔ یہ گھنے جنگلوں میں اس طرح چھُپ کر رہتا ہے کہ مشکل سے ہی نظر آتا ہے۔

یہ 20 سے 30 تک کے جھُنڈ میں رہتا ہے۔ نر بندر کی آواز آدمی کی آواز سے کافی ملتی جلتی ہے۔

شیر جیسی دُم والا یہ بندر زیادہ تر ایک پیڑ سے دوسرے پیڑ پر چھلانگ لگایا کرتا ہے۔ پھل کی تلاش میں یہ ایک پیڑ سے دوسرے پر چلا جاتا ہے، اس بندر کو سادھنا یا پالتو بنانا بہت مشکل ہے۔ یہ جب تک قید میں رہتا ہے گُم سُم سا رہتا ہے۔


شیر کی دُم والا بندر

آسام کا بندر

آسام کا بندر دوسرے بندروں سے رنگ کی وجہ سے تھوڑا الگ ہے اس کے پٹھوں پر اور بندروں کی طرح لال اور جوگیا رنگ غائب ہوتا ہے۔ بندروں کی باقی تمام عادتیں اس میں موجود ہیں۔ یہ زیادہ تر اونچے اور گھنے جنگلوں میں رہتا ہے اور گھنے جنگلوں میں اپنی خوراک تلاش کرتا ہے۔ یہ ریس (Rhesus) بندر سے بھاری ہوتا ہے۔

عام لنگور

عام لنگور یا ہنومان بندر کی دُم اور بازو لمبے ہوتے ہیں اور چہرہ کالا ہوتا ہے۔ یہ گاؤں اور قصبات میں جنگل کے مقابلے زیادہ ہوتا ہے۔

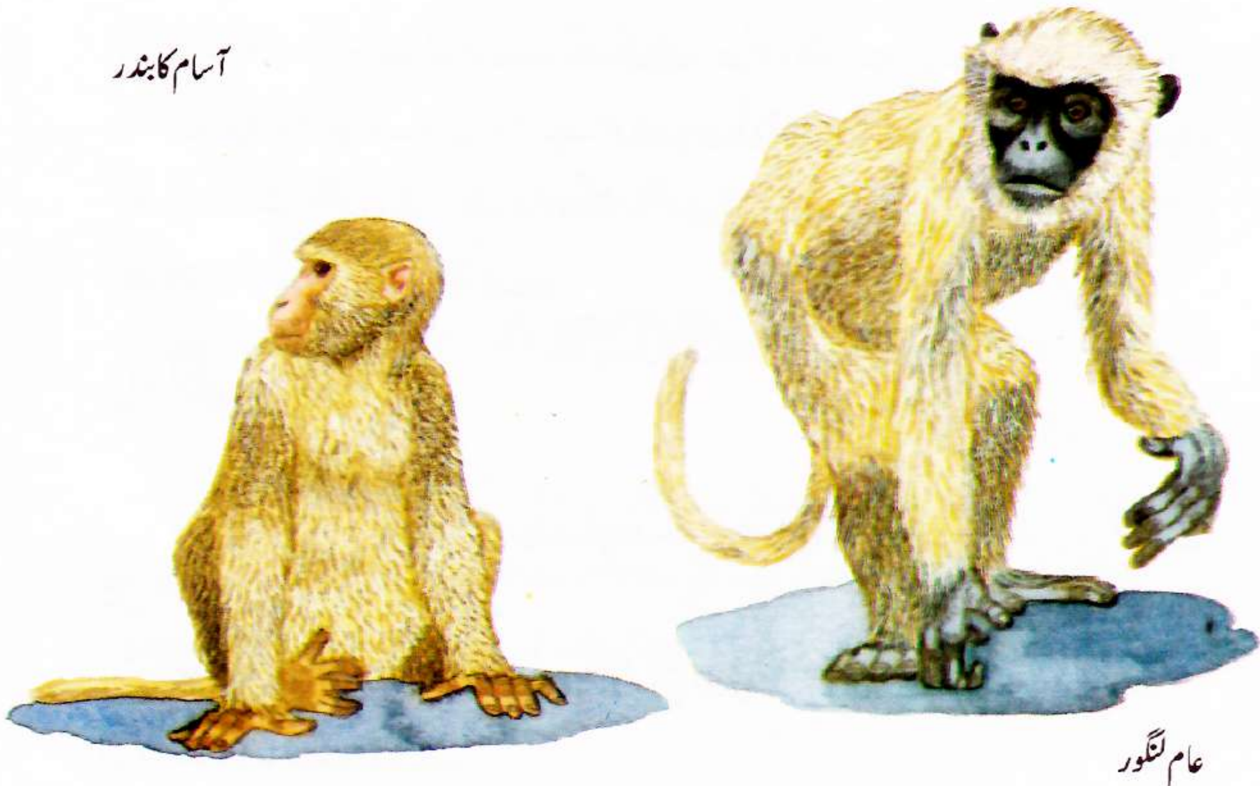
لنگور پورے ہندوستان میں ہمالیہ سے لے کر کنیا کماری تک پائے جاتے ہیں۔ علاقے کے مطابق ان کا رنگ اور سائز الگ ہوتا ہے۔

ہمالیہ کے خطّے میں یہ سمندر کی سطح سے 3,660 میٹر کی بلندی پر رہتے ہیں اس علاقے کے لنگوروں کے بال لمبے اور گھنے ہوتے ہیں اور ان کی کھال بھی موٹی ہوتی ہے۔

میدانی علاقوں کے لنگور جنگل میں رہتے ہیں۔ کھانے کی تلاش میں یہ گاؤں اور قصبوں میں تالاب اور مندر کے قریب کے درختوں پر اپنا بسیرا بنا لیتے ہیں۔ وہاں کے لوگ اگر انہیں پریشان نہ کریں تو ان کا آدمی سے ڈر نکل جاتا ہے۔

لنگور عام طور پر پھل، پھول، کلیاں، پتیاں وغیرہ کھاتے ہیں یہ اکثر باغوں اور فصلوں کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔

یہ ہمیشہ جھنڈ کی شکل میں گھوما کرتے ہیں لیکن رات ہونے پر اپنے درختوں پر لوٹ آتے ہیں۔ یہ درخت کی نچلی شاخوں پر نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ سب سے اونچی شاخوں پر سونے میں اپنے آپ کو دشمن سے محفوظ سمجھتے ہیں۔



آسام کا بندر

عام لنگور

لنگور کا سب سے بڑا دشمن چیتا اور تیندوا ہے۔ چیتے، تیندوے یا شیر کو دیکھتے ہی ان کا جھنڈ شور مچا کر سب کو ہوشیار کر دیتا ہے۔ خطرے کا اندازہ ہوتے ہی اور شور مچاتے ہی یہ اس جگہ سے بھاگ جاتے ہیں۔ ایک درخت سے دوسرے درخت پر تیز رفتاری سے چھلانگ لگاتے انہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

لنگور کی زیادہ قسمیں نہیں ہوتیں۔ پتّیوں کو کھانے والا لنگور آسام سے چڑگاؤں تک پایا جاتا ہے۔ سنہرا لنگور بھوٹان میں ملتا ہے اور نیل گری لنگور مغربی گھاٹ میں پایا جاتا ہے۔

لیمور



لیمور

ہندوستان میں دو طرح کے لیمور پائے جاتے ہیں۔ سُست لورس اور سلنڈر کی شکل والا لورس۔ ان کا تعلق بندر خاندان سے ہی ہے لیکن یہ ان کے دور کے رشتے دار ہیں۔ ان کا سر گول ہوتا ہے، آنکھیں بڑی ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں، انگلیاں لمبی اور ناخن چپٹے ہوتے ہیں ان

کے ہاتھ لمبے اور جسم گول ہوتا ہے۔ یہ چھوٹی دُم والا صرف 40-20 سنٹی میٹر لمبا ایک چھوٹا جانور ہے۔

سُست رفتار لورِس آسام اور چٹگاؤں کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے اور سلنڈر کی شکل والا لورِس جنوبی ہندوستان میں، دونوں ہی لورِس رات کے وقت باہر نکلتے ہیں۔ سُست رفتار لورِس گھنے جنگلوں میں رہتا ہے جب کہ سلنڈر لورِس زیادہ گھنے جنگلوں میں نہیں رہتا۔

لورِس رس دار پھلوں، کیڑوں، چھپکلیوں، چھوٹی چڑیوں اور درختوں پر رہنے والے مینڈک کو کھاتے ہیں۔ یہ درخت کی شاخ کو اپنے پیروں سے جکڑ لیتے ہیں اور شکار پر جھپٹتے ہیں۔

لورِس جھُنڈ کی شکل میں نہیں رہتے۔ اگر کئی لورِس ایک جگہ مل جائیں تو جھگڑنے لگتے ہیں۔

سُست لورِس کو آسانی سے سادھا جاسکتا ہے اور پالتو بنایا جاسکتا ہے۔



ہندوستان کے چند قومی پارک اور حیوانات کی جائے پناہ سنکچریز

انڈومان نیکوبار جزیرے

ماؤنٹ ہیریٹ نیشنل پارک
سڈل پیک نیشنل پارک

آندھراپردیش

ایٹر ناگرام سنکچری، کیول سنکچری، کنڑ سانی سنکچری
ناگارجن ساگر سر یسیلم سنکچری
نیلاپٹو سنکچری، پکھال سنکچری
پاپی کونڈا سنکچری، پلیکیٹ سنکچری

اروناچل پردیش

ایٹنا گر سنکچری، لالی سنکچری
میہاؤ سنکچری

آسام

گزیرنگا نیشنل پارک
مانس نیشنل پارک
ٹائیگرزرو، اورنگ سنکچری

بہار

بھیم بدھ سنکچری
ڈلما سنکچری، ہزاری باغ نیشنل پارک
پالاموٗ (بیٹلا) نیشنل پارک اور ٹائیگر رزرو
اودے پور سنکچری، والمیکی نگر سنکچری

چنڈی گڑھ

سکھنا سنکچری

دہلی

اندراپریادرشنی سنکچری،

گوا دمن اور دیو

بھگوان مہاویر نیشنل پارک اور مولیم سنکچری
کوٹی گاؤ سنکچری

گجرات

گر نیشنل پارک اور لوین سنکچری
نال سروور سنکچری، مرین سنکچری ویلاوادر نیشنل پارک

ہریانہ

سلطانپور جھیل سنکچری

ہماچل پردیش

گریٹ ہمالین نیشنل پارک

جموں اور کشمیر

ڈچیگام نیشنل پارک
کشتوار نیشنل پارک

کرناٹک

باندیپور نیشنل پارک اور ٹائیگر رزرو
بھدرا سنکچری، بلی گری رنگاسوامی سنکچری
کاویری سنکچری، ڈانڈیلی سنکچری
ناگرہول نیشنل پارک
رنگانا تھیٹو برڈ تنگا بھدرا سنکچری

کیرلا

اِراویکلم نیشنل پارک، نیر سنکچری
پارمبکولم سنکچری
پیریار نیشنل پارک اور نیشنل رزور
سائلینٹ ویلی نیشنل پارک

وائنڈ سنکچری

مدھیہ پردیش

باندھوگڑھ نیشنل پارک
بوری سنکچری، گاندھی ساگر سنکچری
اندراوتی نیشنل پارک اور ٹائیگر رزور
کانہا نیشنل پارک، پنچ مڑھی سنکچری
پنچ نیشنل پارک اور سنکچری
سرداریور سنکچری، سنجے نیشنل پارک

مہاراشٹر

میلکھاٹ ٹائیگر رزور
پینچ نیشنل پارک
تڈوبہ نیشنل پارک

منی پور

کیئبل لیمجاؤ نیشنل پارک

میگھالیہ

نانگکھیلیم سنکچری

میزورم

دمپا سنکچری،

ناگالینڈ

اٹانکی سنکچری

اڑیسہ

بھیتر کنیکا سنکچری، چلیکا سنکچری
نندن کانن سنکچری
ستکوسیہ جارج سنکچری
سملیپال نیشنل پارک، اوشاکوٹھی سنکچری

پنجاب

ابوہر سنکچری، ہری کے لیک سنکچری

راجستھان

ڈیزرٹ نیشنل پارک، کیولیڈو گھنا نیشنل پارک
کمبل گڑھ سنکچری، ماونٹ آبو سنکچری
رنتھمبور نیشنل پارک
سرسیکا نیشنل پارک اور ٹائیگر رزور
سوائی مان سنگھ سنکچری

سکم

کھنگ چندزونگا نیشنل پارک
سنگبار ہوڈوڈیزرران سنکچری

تامل ناڈو

اندراگاندھی وائلڈ لائف سنکچری، کلاکد سنکچری
مدوملائی سنکچری، نیلگری تہر سنکچری
پائنٹ کلمیئر سنکچری
پلیکٹ سنکچری
ویدانا تھنگل سنکچری

تری پورا

گمٹی سنکچری، ترشنا سنکچری

اتر پردیش

کاربٹ نیشنل پارک، دودھوا نیشنل پارک
گووند سنکچری، ہستناپور سنکچری
کیمور سنکچری، کیدارناتھ سنکچری
نیشنل کیمبل سنکچری، راجہ جی نیشنل پارک

مغربی بنگال

چمپارامری سنکچری
گورومارا سنکچری، جلداپارا سنکچری
مہانندا سنکچری، رائے گنج سنکچری
سجناکھلی سنکچری
سندربن نیشنل پارک اور ٹائیگر رزور